U12884 3-12-99

Title - Masnavi Nasikh.

Creator - Sheikh Imam Bakhsh Nasikh; Habib Ullah Khan Ghazanfar.

Publisher - Kitabistan (Allahabad).

Date - 1931

Pages - 75

Subjects - Zikr Meelaad-e-Munaqib.

مثنوی ناسخ

حبیب اللہ خاں غضنفر ایم۔اے
(ریسرچ اسکالر الہ آباد یونیورسٹی)
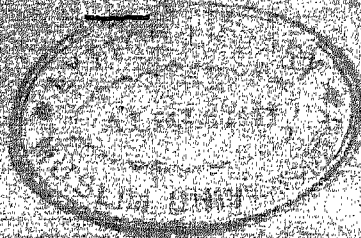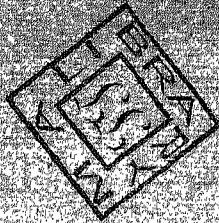
الہ آباد

کتابستان

۱۹۳۱ء

مثنوی ناسخ

شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی کی مثنوی، مشتمل بر
ذکر مولاد و مناقب، جو مدت سے کمیاب تھی
اب بمع ایک بسیط مقدمہ

نوشتہ

حبیب اللہ خاں غضنفر ایم-اے
(ریسرچ اسکالر الہ آباد یونیورسٹی)

بحلیہ طبع آراستہ شد

الہ آباد
کتابستان
۱۹۳۱ء

قیمت ۱۲ آنہ

فہرست ماخذ

ابن الراوندی - کتاب الخرایج والجرایح - بمبئی

باقر مجلسی - بحار الانوار ۹ - طہران

ایضاً حیات القلوب - نولکشور

ترمذی، ابو عیسیٰ - سنن - احمدی میرٹھ سنہ ۱۲۸۲ھ

سلیمان القندوزی - ینابیع المودۃ - مصر

غضنفر - ناسخ (س م ا)

کشفی ترمذی - مناقب مرتضوی - مخطوطہ مقبوضہ

عالیجناب ضامن علی صاحب پروفیسر الہ آباد یونیورسٹی

الکلینی، محمد بن یعقوب - اصول کافی - نولکشور -

مومن، الشیخ الشبلنجی - نورابصار - مصر

ناسخ - کلیات مطبع مولائی لکھنو ۱۲۶۴ھ

ایضاً - ایضاً مخطوطہ مکتوبہ سنہ ۱۲۶۶ھ مقبوضہ

اسٹیٹ لائبریری رامپور

ہاشم البحرانی - مدینۃ المعاجز - مصر ۱۲۹۸ھ

عرض حال

میرا شوق اردو شعرو سخن سے کچھ نیا نہیں ہے - جب سے ہوش سنبھالا ہے اردو ادب سے ایک خاص دل چسپی رہی ہے ؛ جب میں نے یہ دیکھا کہ اس زمانہ کے اہل علم اس طرف متوجہ ہیں کہ اساتذہ سابق کے دواوین و کلیات کو بطرز جدید شائع کریں' میں نے کلیات ناسخ کو روشناس خلق کرنے کا ارادہ کیا - اور شیخ کے حالات جمع کرنے شروع کئے - اسی دوران میں مجھ کو یہ خیال پیدا ہوا کہ اردو مصنفین کی مفصل سوانح عمریاں نہیں ملتیں پس میں نے سلسلہ مصنفین اردو کی بنیاد ڈالنے کا قصد کر لیا' اور چونکہ شیخ مذکور کے متعلق کافی مواد جمع ہو گیا تھا لہذا انہی کی سوانح عمری کو اس سلسلہ کی اول کڑی قرار دیا - اس سلسلہ کا عنوان س م ا ہوگا -

یہ مثنوی کلیات ناسخ کی پہلی کڑی ہے - چونکہ مدت سے نایاب تھی اس غرض سے دواوین کی طباعت پر اس کو مقدم کیا گیا - اس مثنوی کے دو نسخے مجھے ملے ایک مخطوطہ' جو اسٹیٹ لائبریری رامپور میں موجود ہے' یہ نسخہ ۱۲۶۶ھ میں حافظ محمد بخش نے نواب سید احمد عباس صاحب خلف نواب سید حیدر حسین خاں صاحب کے واسطے لکھا تھا - ہر صفحہ میں تیرہ سطریں ہیں - خط بہت صاف اور واضح ہے - دوسرا نسخہ

مطبع مولائی کا چھپا ہوا، یہ نسخہ مصنف کے انتقال سے آٹھ سال کے بعد ۱۲۹۲ھ میں چھپا تھا -

مقدمہ میں اس امر کا اہتمام کیا گیا ہے کہ جن روایتوں کا شیخ نے ترجمہ کیا ہے وہ درج کر دی جائیں - مگر ترتیب مقدمہ کے وقت تک چند روایتیں نہ مل سکیں - اب چار روایتیں اور مل گئی ہیں جو درج ذیل ہیں :—

۲۹

عن الصادق عن اٰبائه علیهم السلام قال قال رسول الله، ان الله جعل لاخي علی بن ابی طالب فضائل لا یحصي عددها غیره، فمن ذکر فضیلة من فضائل مقرابها غفرالله له ما تقدم من ذنبه وما تاخر و لو و افي القیمة بذنوب الثقلین، و من کتب فضیلة من فضائل علي بن ابي طالب لم تزل الملٰئکة تستغفر له ما بقي لتلک الکتابة رسم، و من استمع الی فضیلة من فضائله غفرالله له الذنوب التي اکتسبها بالاستماع، و من نظر الی کتابة في فضائله غفر الله له الذنوب التي اکتسبها بالنظر، ثم قال رسول الله النظر الی علي بن ابي طالب عبادة، ولا یقبل ایمان عبد الا بولایته والبراءة من اعدائه*

۳۰

روزے حضرت رسالت پناہ... فرمود کہ اے گروہ مردم پیروی کنید آفتاب را، و چوں آفتاب پنہاں شود چنگ زنید

---

*بحار جلد ۹ صفحہ ۳۵۸

در ماه و آن را پیروي کنید، و چون ماه پنهان شود پیروي کنید زهره را، و چون زهره پنهان شود پیروي کنید دو ستارهٔ فرقدان را؛ چون از تفسیر این سخن سوال کردند، فرمود که منم آفتاب و علي... ماه است و فاطمه زهره است و حسن و حسین فرقدان اند... و با قرآن مقرون اند، و از یکدیگر جدا نمی شوند، تا در حوض کوثر برمن وارد شوند*

۳۳

عن ابي الا یسر الانصاري عن ابیه قال دخلت علي ام المومنین عایشة قال فقالت من قتل الخارجیة...... سمعت رسول الله صلي الله علیه و اله یقول یقتلهم خیر امتي من بعدي†

قال علي سمعت رسول الله یقول یخرج في آخرالزمان قوم احداث الا سنان سفهاء الاحلام قولهم من خیر اقوال البریة صلواتهم اکثر من صلواتکم‡

۳۴

سیکون بعدي في امتي هناة حتي یختلف السیف فیما بینهم و حتي یقتل بعضهم بعضا و حتي یتبرء بعضهم

---

*حیات القلوب جلد ۳ صفحه ۲۳۹ و ۲۳۷
†بحار جلد ۸ صفحه ۵۹۸
‡بحار جلد ۸ صفحه ۵۹۹

من بعض فاذا رایت ذلک فعلیک...علي بن ابي طالب فاذا سلک الناس کلهم و ادیا و سلک علي و ادیا فاسلک وادي علي*

نوٹ:—جن روایتوں سے مقدمہ میں استشہاد کیا گیا ہے، کتب مذکورہ کے علاوہ اور کتابوں میں بھی ملتي ہیں؛ اس لئے یقیني طور سے نہیں معلوم ہو سکتا کہ شیخ کے پیش نظر کونسي کتابیں تھیں، یا صرف اپني یاد داشت کي بنا پر اُنھوں نے ترجمہ کیا ہے؛ مگر جن کتابوں سے بھی اخذ کیا ہوگا اُن میں بھي روایات کے الفاظ غالباً یہي ہونگے؛ چند روایتیں ایسي بھي ملي ہیں جو ترجمہ شیخ سے ملتي جلتي ہیں مگر کچھ کچھ مختلف بھي ہیں، اسي لئے درج نہیں کي گئیں -

غضنفر امروہوی

الٰہ آباد یونیورسٹي لائبریري
یکم جون سنۃ ۱۹۳۱ع

---

*بحار جلد ۹ صفحہ ۳۴۸

باسمہ و سبحانہ

مقدمہ مرتب

حالات مصنف*: دنیا میں کچھ لوگ بڑے گھرانوں میں پیدا ہوکر نامور ہوئے ہیں، ان کے متعلق جملہ حالات بہت تفصیل کے ساتھہ معلوم ہو سکتے ہیں؛ لیکن بعض لوگ اپنی سعی عمل سے نام پیدا کرتے ہیں، ان کے بہت سے حالات پردۂ خفا میں رہجاتے ہیں؛ اسي وجہ سے شیخ امام بخش ناسخ کے ابتدائي حالات مفصل اور صحیح طور سے معلوم نہ ہو سکے - ان کي پیدایش کے وقت کس کو خیال تھا کہ یہہ مولود کسي دن فلک شاعري کا آفتاب ہوکر چمکیگا؛ لہذا کسي کو تاریخ ولادت یاد نہ رهي، غالباً بعہد شجاع الدولہ سنہ ۱۱۸۷ھ مطابق سنہ ۱۷۷۳ع کے لگ بھگ فیض آباد میں پیدا ہوئے - ان کے والد خدا بخش خیمہ دوزي کا پیشہ کرتے تھے بچپن وہیں گذرا، ورزش کا شوق ہوا تو ۱۲۹۷

---

*یہ جملہ حالات ناسخ "س م ا" سے ماخوذ ہیں - وہ کتاب عنقریب شائع ہونے والي ہے اختلافي مسائل میں اسی طرف رجوع کریں -

دانت پیلنے شروع کئے، اس زمانے میں فیض‌آباد میں ایک رئیس محمد تقی صاحب تھے، انھوں نے ان کو ملازم رکھ لیا، اور لکھنؤ لے آئے؛ وہاں پر میر کاظم علی صاحب کی وصیت سے کافی روپیہ مل گیا، لکھنؤ محلہ ٹکسال میں بود و باش اختیار کی، اور مولوی وارث علی صاحب سے تعلیم حاصل کی، آغاز مشق شاعری میں محمد عیسی تنہا سے دوستانہ مشورہ کیا کرتے تھے ان سے تلمذ نہ تھا۔

قمرالدین احمد ولد مرزا فخرالدین احمد المعروف بہ مرزا حاجی کی سرکار میں مرزا قتیل اور محمد صادق خاں اختر وغیرہ جمع تھے؛ ناسخ کی رسائی وہیں ہو گئی زبان کی تراش خراش کا چسکا بھی پڑا، اور شخصیت بھی بڑھ گئی ۱۲۳۴ھ میں معتمدالدولہ مختارالملک ضیغم جنگ سید محمد صاحب المعروف بہ آغا میر، مسند وزارت پر متمکن ہوئے؛ انھوں نے میر اسد علی خاں کی سفارش پر، شیخ کے سو روپیہ ماہوار مقرر کر دئے۔ اگلے سال منتظم‌الدولہ نواب مہدی علی خاں نکالے گئے، شیخ نے ہجو لکھی، اور گریختہ سے تاریخ نکالی، لہذا سنہ ۱۲۴۳ھ میں جب نصیر الدین حیدر تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئے، اور آغا میر موقوف ہوئے، ان کے ساتھ شیخ کو بھی جلا وطن ہونا پڑا - یہہ زمانہ کانپور اور الہ‌آباد گذارا - سنہ ۱۲۴۸ھ میں جب حکیم مہدی دوبارہ معزول ہوئے، تو شیخ لکھنؤ تشریف لائے سنہ ۱۲۵۳ھ میں محمد علی شاہ نے عنان حکومت اپنے ہاتھ میں لے کر قلمدان وزارت حکیم مہدی کو سپرد کیا

اس وقت شیخ نے پھر پیارے وطن کو خیرباد کہا، مگر چند ماہ بعد حکیم مذکور رہگرائے عالم باقی ہوئے، اور شیخ نے وطن کو مراجعت کی؛ اس مرتبہ محمد علی شاہ نے سو روپیہ ماہوار مقرر کر دیا، مگر کچھہ زیادہ عرصہ نہ گذرا تھا، کہ سنہ ۱۲۵۴ھ مطابق سنہ ۱۸۳۸ع میں داعی اجل کو لبیک کہا، اور یہہ چہکتا ہوا بلبل ہمیشہ کے لئے خاموش ہو گیا -

تاریخ مثنوی:—ناسخ کو تاریخ گوئی میں یدطولی حاصل تھا، اور انہوں نے متعدد نادر مادے نکالے ہیں، ہر دیوان کا تاریخی نام ہے - دوسری مثنوی کا نام نظم سراج تاریخی ہے، مگر نہیں معلوم یہہ مثنوی اس شرف سے کیوں محروم رہی، نہ تاریخی نام ہے، نہ کوئی قطعہ تاریخ ہے - اس کی تخمینی تاریخ متعین کرنے کے لئے ناسخ کی زندگی کو حسب ذیل دوروں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے:

(۱) قبل از سنہ ۱۲۳۲ھ جس زمانہ میں ناسخ کی زبان وہی تھی، جو مصحفی و جرات کی ہے -

(۲) سنہ ۱۲۳۲ھ تا سنہ ۱۲۴۳ھ اس زمانہ کی زبان بہت صاف ہے، مگر غزلیات لکھنے سے فرصت نہ ملتی تھی؛ اس کی شہادت یہہ ہے، کہ پہلا دیوان جو سنہ ۱۲۳۲ھ میں مرتب ہوا تھا، سنہ ۱۲۳۸ھ میں دونا ہو گیا، اور مطبوعہ نسخوں میں تگنا ہے -

(۳) سنہ ۱۲۴۳ھ لغایۃ سنہ ۱۲۴۸ھ، زمانہ جلا وطنی اول - پریشانی بہت تھی، مگر پھر بھی غزلیں بہت لکھیں-

(۴) سنہ ۱۲۴۸ھ تا سنہ ۱۲۵۴ھ، اس دور کی بیشتر غزلیں ناتمام ہیں؛ اس سے خیال ہوتا ہے، کہ اس طرف توجہ کم تھی؛ عہد پیری میں سرمایہ آخرت جمع کرنے کا خیال ہوا، لہذا یہہ دونوں مثنویاں نظم کیں - نظم سراج سنہ ۱۲۵۴ھ میں تمام ہوئی، مگر اس کی تصنیف میں کم از کم تین سال صرف ہوئے ہونگے؛ لہذا اس کا سال آغاز سنہ ۱۲۵۱ھ ہے اور یہہ مثنوی اس سے مقدم ہے، لہذا سنہ ۱۲۵۰ھ کے لگ بھگ تصنیف ہوئی -

مثنوی پر رائے:—یہہ مثنوی سنہ ۱۲۶۲ھ میں، کلیات ناسخ میں، دواوین کے ساتھہ شایع ہوئی تھی، صفحہ ۳۶۹ سے ۴۰۰ تک حاشیہ پر، اور صفحہ ۴۰۱، ۴۰۲ کے متن و حاشیہ پر، - اس میں ۷۰۰ شعر ہیں، زبان صاف و شستہ ہے، بندشیں پختہ ہیں؛ اس میں متفرق روایات کا ترجمہ نظم کیا ہے - ترجمہ صاف سلیس با محاورہ ہے، بندشوں کی پختگی، اور ترکیبوں کی دلاویزی ہر جگہ موجود ہے، - لفظی صنعتیں، جو طرز لکہنو کی جان سمجھی جاتی ہیں؛ اور آج کل بنظر حقارت دیکھی جاتی ہیں، اس میں بالکل نہیں ہیں - لہذا ان احسن الشعر اکذبہ کے قائل کو، اس میں شعریت نہ ملیگی - مگر جو لوگ

واقعات و حقائق کو دلکش ادائگی کے ساتھہ دیکھنا چاھیں' ان کو اس میں شعریت کا انبار ملتا ھے - یہہ ضرور ھے کہ جنہوں نے مثنوي کے لئے مدح شاہ' اور تعریف سخن کو ضروري قرار دیا ھے' ان کو یہہ مثنوي نا تمام معلوم ھو' مگر صرف اشعار کے حسن و قبح پر نظر کرنے والے' اس مثنوي کو ایک اعلی قسم کي نظم ماننے پر مجبور ھیں - جو لوگ وجہ تالیف کو اول میں پڑھنے کے عادي ھیں' وہ اس کو غیر مرتب کہہ سکتے ھیں؛ مگر جو خیرالکلام ماقل و دل کے لطف سے واقف ھیں' وہ سمجھتے ھیں کہ شیخ نے اپني مثنوي کي وجہ تصنیف' اور اعتذار کو ایک جگہ لکھا ھے؛ یعني آخر میں موجود ھے' کہ مناقب بیان کرنے پر ثواب ملتا ھے' لہذا یہہ وجہ تصنیف' - اور یہہ کہنا' کہ ان کے مناقب ان کے سوا' کوئي دوسرا بیان نہیں کر سکتا؛ لہذا یہہ اعتذار ھے' اور اسي کو بلاغت کہتے ھیں -

ناسخ نے حسب عادت' اس مثنوي میں بھي' عربي کے ثقیل الفاظ استعمال کئے ھیں' جن سے اجتناب لازم تھا' مثلاً مُکبِّ - تشکیک - مسترشد - تمہید - لحم - شحم - فرع - اصل - ھیجا - منتن - کتاب بمعني لکھنا - ثم بمعني بحور - طري - مرتاض وغیرہ؛ اور اس میں بعض لفظوں کو غلط بھي استعمال کیا ھے' مثلاً موج کو بمعني مواج لکھا ھے -

روایات کا ترجمہ بہت صاف اور صحیح ھے' میں ان روایات کو یہاں پر درج کئے دیتا ھوں' کیونکہ ناسخ کا ترجمہ کافي ھے' لہذا طوالت بیجا کے خوف سے اپنا ترجمہ حذف کرتا

ہوں - مثنوی میں چوالیس عنوان ہیں شروع نمبر ایک و دو میں حمد و نعت ہے لہذا نمبر ۳ سے شروع کرتا ہوں -

۳

ولد بمکة، في بیت الحرام، في یوم الجمعة، لثلث عشرة لیلة خلت من رجب*

مناقب کا اپنی طرف سے اضافہ کیا ہے -

۴

عن ابي ذروة قال، سمعت رسول الله، وهو یقول، خلقت انا وعلي بن ابي طالب، من نور واحد، فسبح الله یمیلة العرش، قبل ان خلق آدم بالفي عام؛ فلما ان خلق الله آدم، جعل ذالک النور في صلبه؛ و لقد سکن الجنة، و نحن في صلبه؛ و لقد هم بالخطیئة، و نحن في صلبه؛ و لقد رکب نوح في السفینة، و نحن في صلبه؛ و قذف ابراهیم في النار، و نحن في صلبه؛......فقسمنا بنصفین، فجعلني في صلب عبدالله وجعل علیا في صلب ابي طالب†

نور پاک کو ان کی رہائی کا سبب قرار دینا حسن تعلیل ہے اور آخری شعر اضافہ ہے -

۵

عن الفضل بن الربیع......قال رسول الله......ان جبرئیل هبط علي في وقت الزوال، فقال لي...... و نجا من تولي علیا،

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحہ ۳ -

†بحارالانوار جلد ۹ صفحہ ۸ -

وزیرک في حیوتک ، و وصیک عند و فاتک، بعلي ...... ان الله جعلک سیدالانبیاء ، وجعل علیاً سیدالاوصیاء ، و خیرهم ؛ وجعل الائمة من ذریتکما الي ان یرث الارض و من علیها ؛ فسجد علي وجعل یقبل الارض شکراً لله*

۹

عن انس بن مالک قال ، رکب رسول الله ذات یوم ، بغلته ؛ فانطلق الي جبل آل فلان ، وقال یا انس خذ البغلة ، و انطلق الي موضع کذا وکذا ، تجد علیاً جالسا ، یسبح بالحصا ، فاقراه مني السلام ، و احمله علي البغلة ، و أت به الي ؛ قال انس فذهبت ، فوجدت علیاً ، کما قال رسول الله ؛ فحملت علي البغلة ، فاتیت به الیه ، فلما ان بصر برسول الله ؛ قال السلام علیک یا رسول الله ، قال و علیک السلام یا اباالحسن ! اجلس ، فان هذا موضع ، قد جلس فیه سبعون نبیاً مرسلا ، ما جلس فیه من الانبیاء احد ، الا و انا خیر منه ؛ و قد جلس في موضع کل نبي اخ له ، ما جلس من الاخوة احد ، الا و انت خیر منه ؛ قال انس ، فنظرت الي سحابة ، قد اظللتهما ، و دنت من رؤسهما ؛ فمد النبي یده الي السحابة ، فتناول عنقود عنب ، فجعله بینه وبین علي ، وقال ، کل یا اخي فهذه هدیة من الله الي ، ثم الیک ؛ قال انس ، فقلت یا رسول الله ! علي اخوک ؟ قال ، نعم ، علي اخي†

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۷ -

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۸ -

عن جابر بن عبدالله الانصاري، قال، قال رسول الله ...... فانی خلقت انا، و انت من طینة و احدة، فضلت منها فضلة، فخلق منها شیعتنا؛ فاذا کان یوم القیمة، دعی الناس بامهاتهم، الا شیعتک؛ فانهم یدعون باسماء آبائهم، لطیب مولدهم*

عن علي، قال، قال رسول الله، یا علي؛ خلق الناس من شجر شتی، و خلقت انا و انت من شجرة و احدة، انا اصلها، و انت فرعها، والحسن والحسین اغصانها، و شیعتنا ورقها، فمن تعلق بغصن من اغصانها، ادخله الله الجنة†

۷

قال ابو عبدالله علیه السلام، ان فاطمة بنت اسد جاءت الی ابی طالب، لتبشره بمولد النبي صلی الله علیه و آله، فقال ابو طالب اصبری سبتا، ابشرک بمثله الا النبوة‡

۸

قال جابر بن عبدالله الا نصاري، سالت رسول الله عن میلاد امیرالمومنین علي بن ابی طالب؛ فقال آه انا لقد سالتنی عن خیر مولود، ولد بعدی علی سنة المسیح......

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۲، ۷ -

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۲ -

‡اصول کافی صفحه ۲۸۷، بحار جلد ۹ صفحه ۳ -

و من قبل ان وقع علي في بطن امه ' كان في زمانه رجل عابد راهب ' يقال له المثرم بن وعيب بن الشيقنام ' و كان مذكورا في العبادة ' قد عبدالله ماءة و تسعين سنة ' ولم يساله حاجة ' فسال ربه ان يريه وليا له ' فبعث الله تبارك و تعالي بابي طالب اليه ' فلما ان بصر به المثرم ' قام اليه ' فقبل راسه ' و اجلسه بين يديه ' فقال من انت يرحمك الله؟ قال رجل من تهامة ' فقال من اي تهامة ؟ قال من مكة قال ممن؟ قال من عبد مناف ' قال من اي عبد مناف؟ قال من بني هاشم ' فوثب اليه الراهب ' و قبل راسه ثانيا ' و قال الحمد لله الذي اعطاني مسئلتي ' ولم يمتني حتي اراني وليه ' ثم قال ابشر يا هذا فان العلي الا علي قد الهمني الهاما..... ولد يخرج من صلبك ' فهو ولي الله تبارك اسمه و تعالي ذكره ' و هو امام المتقين ' و وصي رسول رب العلمين ' فان ادركت ذلك الولد ' فاقراه مني السلام وقل له ' ان المثرم يقرء عليك السلام : وهو يشهد ' ان لا اله الا الله وحده لا شريك له ' و ان محمداً عبده و رسوله ' و انك وصيه حقا ؛ بمحمد يتم النبوة ' و بك يتم الوصية ' قال ' فبكي ابوطالب ' وقال له ما اسم هذا المولود ' قال اسمه علي ' فقال ابوطالب اني لا اعلم حقيقة ما تقوله ' الا ببرهان بين ' و دلالة واضحة ' قال المثرم ' فما تريد ان اسال الله لك ' ان يعطيك في مكانك ' مايكون دلالة لك ' قال ابوطالب ' اريد طعاما من الجنة ' في وقتي هذا ؛ فدعا الراهب بذلك فما

استتمّ دعاءه، حتي اتي بطبق عليه، من فاكهة الجنة، رطبة، وعنبة، و رمّان، فتناول ابوطالب منه رمانة، و نهض فرحا من ساعته حتي رجع الي منزله، فاكلها، فتحولت ماء في صلبه -

٩

فجامع فاطمة بنت اسد فحملت بعليّ، و ارتجت الارض و زلزلت بهم اياما، حتي تعبت قريش من ذلك شدة، و فزعوا وقالوا قوموا بالهتكم الي ذروة ابي قبيس، حتي نسالهم ان يسكنوا ما نزل بكم و حل بسيا حتكم فاجتمعوا علي ذروة جبل ابي قبيس، فجعل يرتج ار تجاجا، حتي تد كدت بهم صم الصخور، و تنا ثرت، و تسا قطت الألهة علي وجهها، فلما بصروا بذلك؛ قالوالاطاقة لنا بما حل بنا، فصعد ابوطالب الجبل، وهو غير مكترث بما هم فيه، فقال ايها الناس ان الله تبارك و تعاليٰ قد احدث في هٰذه الليلة حادثة، و خلق فيها خلقا، ان لم تطيعوه، ولم تقروابولايته، و تشهدوا بامامته، لم يسكن مابكم، ولا يكون لكم بتهامة مسكن؛ فقالو يا اباطالب! انا نقول بمقالتك، فبكي ابوطالب، ورفع يده الي الله عزوجل، وقال الٰهي سيدي اسالك بالمحمدية المحمودية، والعلوية العالية وبا لفاطمية البيضاء، الا تفضلت علي تهامة بالرافة والرحمة، فوالذي خلق الجنة و برا النسمة، لقد، كانت العرب تكتب هٰذه الكلمات

فتدعوا بها عند شدائدها فی الجاهلیة، وهي لا تعلمها ولا تعرف حقیقتها -

۱۰

فلما کانت اللیلة التي ولد امیرالمومنین فیها، اشرقت السماء بضیائها، و تضاعف نور نجومها،...... و خرج ابوطالب...... ویقول، یا ایها الناس! تمت حجة الله ..... فقد ظهر في هذه اللیلة ولي من اولیاء الله، یکمل الله فیه خصال الخیر، و یختم به الوصیین، وهو امام المتقین، وناصر الدین، وقامع المشرکین، وغیظا للمنافقین، و زین العابدین، و وصي رسول رب العلمین، امام هدی، ونجم علی، و مفتاح دجی، و مبید الشرک والشبهات، وهو نفس الیقین،..... فلما اصبح غاب عن قومه اربعین صباحاً، قال جابر، فقلت یا رسول الله! الی این غاب؟ قال انه مضی یطلب المثرم کان، وقد مات في جبل اللکام،......وجد المثرم میتا جسدا ملفوفة مدرعة مستقحي بها الی قبلته؛ فاذا هناک حیتان، احداهما بیضاء، والاخری سوداء، و هما یدفعان عنه الاذي؛ فلما بصرتا بابي طالب، غربتا في الکهف؛ و دخل ابوطالب الیه، فقال السلام علیک یا ولي الله!...... فاحیا الله تبارک و تعالی بقدرته المثرم؛ فقام قایما یمسح وجهه وهو یقول اشهد ان لا اله الاالله وحده لاشریک له، و ان محمداً عبده و رسوله، و ان علیاً ولي الله؛ فقال ابوطالب ابشر فان علیاً فقد طلع الی الارض، فقال ما کانت علامة اللیلة الّتي طلع فیها؛ قال ابوطالب لما مضي من اللیل

الثلث ، اخذت فاطمة مایاخذالنساء عند الولادة ، فقلت لها مالک یا سیدةالنساء ، قالت انی اجد وهجا ، فقرات علیها الاسم الذی فیه النجاة ، فسکنت ، فقلت لها انی انهض ، فاتیک بنسوة من صواحبک ، یعنک علی امرک فی هذه اللیلة ؛ فقالت رایک یا ابا طالب فلما قمت لذلک ، اذا انا هاتف هتف من زاویة البیت ، وهو یقول ، امسک یا اباطالب ! فان ولی الله لا تمسه ید نجسة ، واذا انا با ربع نسوة یدخلن علیها وعلیهن ثیاب کهیئة الحریر الا بیض ، واذا رایحتهن اطیب من المسک الا ذفر ؛ فقلن لها السلام علیک یا ولی الله فاجا بتهن......
فلما ولد انتهیت الیہا ، فاذا هو کالشمس الطالعة......وهو یقول ، اشهدان لااله الاالله ، وان محمدا رسول الله ، واشهد ان علیاً وصی رسول الله ؛ وبمحمد یختم الله النبوة ، وبی یتم الوصیة ، وانا امیرالمومنین

۱۱

اما المراة الا ولی ، فکانت حوا ؛ واما التی احضنتنی ، فهی مریم بنت عمران ؛......واما التی ادر جتنی فی الثوب ، فهی اسیة بنت مزاحم ؛ و اما صاحبة الجونة ، فهی ام موسی بن عمران

۱۲

قال ابوطالب ، فقلت لو طهرنا لکان اخف علیه ،......
فقالت یا اباطالب ؛ انه ولد طاهرا مطهرا ، لا یذیقه مرالحدید

في الدنيا، الا علی ید رجل، یبغضه الله، و رسوله، و ملئکته، والسمٰوات، والارض، والبحار، ویشتاق الیه النار؛ فقلت من هذا الرجل؛ فقلن ابن ملجم المرادي، لعنه الله......ثم اخذه محمد بن عبدالله اخي، من یدهن، و وضع یده في یده، و تکلم معه وساله عن کل شئي؛ فخاطب محمد علیا باسرار کانت بینهما، ثم غبن المسوة......فبکي الهئرم، ثم سجد شکراً لله ثم تمطي......قال جابر، فقلت یا رسول الله! الله اکبر، الناس یقولون اباطالب مات کافراً*

١٣

ثم انه ینبغي ان یحمل الخبر، علي انه وقعت تلک الغرائب في جوف الکعبة لئلا ینا في الاخبار†

١٤

قال یزید بن قعیب، کنت جالسامع العباس بن عبدالمطلب......بازاء بیت الحرام، اذا قبلت فاطمة......وقد اخذ ها الطلق، فقالت رب اني مومنة بک، و بما جاء من عندک من رسل، و کتب، و اني مصدقة بکلام جدي ابراهیم الخلیل، وانه بني البیت الجلیل؛ فبحق الذي بني هذا البیت

---

*روایات نمبر ٨ تا ١٢، بحارالانوار جلد ٩ صفحه ٣، ٤، ٥؛

†بحارالانوار جلد ٩ صفحه ٥ -

و بحق المولود الذي في بطني، لما يسرت علي ولادتي؛ قال يزيد بن قعيب، فراينا البيت و قد انفتح عن ظهره، و دخلت فاطمة فيه، و غابت عن ابصارنا، والتزق الحايط؛ فرمنا ان يفتح لنا قفل الباب، فلم ينفتح لنا، فعلمنا ان ذلک امر من امرالله عزوجل ثم؛ خرجت بعد الرابع، و بيدها اميرالمومنين، ثم قالت اني فضلت علي من تقدمني من النساء، لان أسية بنت مزاحم عبدت الله عزوجل سراقي موضع لا يجب ان يعبدالله فيه الا اضطراراً؛ و ان مريم بنت عمران هزّت النخلة اليا بسة بيدها، حتي أكلت منها رطبا جنيا؛ و اني دخلت بيت الله الحرام، فاكلت من ثمار الجنة، و اوراقها؛ فلما اردت أن اخرج، هتف بي هاتف يا فاطمة سميته علياً؛ فهو علي، والله العلي الاعلي يقول، اني أشتققت اسمه من اسمي، وادبته بادبي، و وقفته علي غامض علمي؛ و هو الذي يكسر الاصنام في بيتي، و يقدسني، و يمجدني؛ فطوبي لمن احبه، و اطاعه، و ويل لمن ابغضه، و عصاه*

۱۵

عن العباس بن عبدالمطلب...... قال، دخل رسول الله فلما دخل اهتزله اميرالمومنين، وضحک في وجهه، وقال السلام عليک

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۳ ۔

یا رسول اللہ و رحمۃ اللہ و برکاتہ ؛ قال ثم تنحنح باذن اللہ
وقال بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ، قد افلح المومنون الذین ھم فی
صلاتھم خاشعون ، الی آخر الا یات؛ فقال رسول اللہ ، قد افلحوا
بک ، و قرا تمام الآیات الی قولہ......ھم فیھا خالدون؛ فقال
رسول اللہ ، انت واللہ امیرھم ، تمیرھم ، من علومھم فیمتارون؛
و انت واللہ دلیلھم، و بک یھتدون، ثم قال رسول اللہ، لفاطمۃ،
اذھبی الی عمہ حمزۃ ، فتبشر یہ بہ؛ فقالت و اذا خرجت
انا، فمن یرویہ؟ قال، ارویہ... ...فوضع رسول اللہ لسانہ فی فیہ،
فانفجرت منہ اثنتا عشرۃ عینا......فلما ان رجعت فاطمۃ
بنت اسد، رات نورا قدار تفع من علی الی اعنان السماء؛ قال،
ثم شدتہ، وقمطتہ بقماط، فتبر القماط، قال، فاخذت فاطمۃ قماطاً
جیدا، فشدتہ بہ، فتبر القماط، ثم جعلتہ قماطین، فتبرھما، فجعلتہ
ثلثا، فتبرھا، فجعلتہ اربعۃ اقسطۃ من دق مصر لصلابتہ، فتبرھا،
فجعلتہ خمسۃ اقمطۃ دیباج ، فتبرھا کلھا ، فجعلتہ ستۃ من
دیباج و واحدا من الادم، فتمطی فیھا، فقطعھا کلھا باذن اللہ؛
ثم قال بعد ذلک، یا امۃ! لا تشدی یدی ، فانی احتاج ابصبص
سربی با صبعی*

۱۶

کانت السباع یھرب من ابی طالب ، فاستقبلہ اسد فی
الطریق الطایف ، و بصبص لہ ، و تمرغ قبلہ؛ فقال ابوطالب

---

*بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۹

بحق خالقک، أن تبین لي، مالک؟ فقال الاسد، انما انت ابو اسد الله ناصر نبي الله و مربیه*

۱۷

قال رسول الله صلي الله علیه و آله، ولقد هبط حبیبي جبرئیل في وقت ولادة علي؛ فقال یاحبیب الله العلي الاعلي یقرء علیک السلام، ......ویقول هذا اوان ظهور نبوتک......اذ ایّد تک باخیک و و زیرک"......فقمت مبادراً......ففعلت ما امرت به...... فاذا انا بعلي علي یدي"......وهو یوذن"......فتلاها بوحدانیة الله عزوجل، و بوسالتي"......لقد ابتدأ بالصحف التي أنزلها الله عزوجل علي ادم......ثم قرا توریة......ثم قرا انجیل...... ثم قرا القرآن......ثم خاطبلي و خاطبته......و هکذا احد عشر اما ما من نسله†

(۱۸)

کسي خاص روایت کا ترجمه نهیں هے -

(۱۹)

بروایت دیگر، چوں والده امیر را در مشاهده جمال محمدي طاقت نشستن نماندے، روزے ابوطالب گفت، محمد بمقام

---

*بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۱۸ -

†بحارالانوار جلد ۹ صفحه ۷

فرزند تست این همه اکرامش چرا میکنی' گفت واللہ تواضعی که از من واقع میشود مرا اختیاری نیست' اثر در حالتی که بجانب من محمد می آید' بسرعت تعظیم به نمایم' فرزند رحم از غایت طپیدن و فهایت اضطراب هلاک شود؛ گفت بے برهان قبول نتوان درد' پس ابوطالب و حمزه اتفاق نمودہ' دستهاء خود بر دوش صدر اسد اللہ الغالب محکم کردہ؛ سید کائنات را از بیرون خواندند بمجرد لقائے مصطفوی والدہ امیر بتائید صمدی و قوت مرتضوی قیام نمود؛ آں سرور فرمود کرم اللہ وجہه*

۲۔

عن محمد بن ابي بكر قال' اعتلّ الحسن بن علي' فاشتهي علي اميرالمومنين رمانة' فمد اميرالمومنين يده الي اسطوانة المسجد' و دعا ربه بما لم نفهمه؛ فخرج منها غصان فيه اربع رمانات' فدفع الي الحسن اثنتين' و الي الحسين اثنتين؛ ثم قال هٰذه من ثمارالجنة؛ فقلنا يا اميرالمومنين! أَوَ تقدر عليها؛ قال اوَ لست بقسيم الجنة و النار بين امة محمد†

---

*مناقب مرتضوي قلمي مصنفه کشفي ترمذي' ورق ۸۳ (ب) لغایته ۸۴ (الف)

†مدینة المعاجز لهاشم البحراني صفحه ۵۱ -

۲۱

در تفسیر مذکور (عسکری) مسطور است، که امیرالمومنین، در مسجد کوفه باصحاب مستطاب خود نشسته بود؛ یکے آمده گفت، تعجب میکنم ازیں که دنیا نزد دیگران است و در دست شما نیست؛ فرمود تو پنداری که مادنیا میخواهیم و دست نمیدهد، پس دست دراز کرده مشتے سنگریزه بر گرفت؛ فی الحال در دست حق پرستش گوهر ها قیمتی شد؛ انگاه فرمود اگر خواستمے چنیں بودے، پس از دست فرو ریخت بدستور سابق سنگریزه شد*

۲۲

عن حمزة، عن علي بن الحسين، عن ابيه عليه السلام، قال، كان ينادي، من كان له عند رسول الله عدة، او دين، فليأتني، فكان من اتاه يطلب دينا، او عدة، يرفع مصلاه فيجد ذلك تحته، فيدفع اليه†

۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶

ان روایات کا ابھی پتہ نہیں چلا، طبع آیندہ میں انشاءاللہ شامل کی جائینگی -

---

*مناقب مرتضوی قلمی ورق ۱۹۷ (الف)
†کتاب الخرایج والجرایح لابن الراوندی صفحہ ۱۷

٢٧

أن عايشة كانت تقول، زينوا مجالسكم بذكر علي عليه السلام*

٢٨

لو ان الرياض اقلام، والبحر مداد، والجن حسّاب، والانس كتّاب، لا احصوا فضايل علي بن ابي طالب عليه السلام†

٢٩

عن ام المومنين ام سلمة رضي الله عنها، انها قالت، سمعت رسول الله صلي الله عليه وآله يقول، ما قوم اجتمعوا يذكرون فضل علي بن ابي طالب، الا هبطت عليهم ملئكة السماء حتي تحف بهم، فاذا تفرقوا عرجت الملئكة الي السماء، فيقول الملئكة انا نشم من رايحتكم، مالا نشمه من الملئكة، فلم نر رايحة اطيب منها، فيقولون، كنا عند قوم، يذكرون محمدا، و اهل بيته، فعلق فينا من ريحهم، فتعطرنا، فيقولون اهبطوا بنا اليهم، فيقولون تفرقوا، و مضي كل واحد منهم الي منزله فيقولون اهبطوا بنا، حتي نتعطر بذلك المكان‡

---

*بحارالانوار جلد ٩ صفحه ٣٥٩ ۔

†ايضاً صفحه ٣٥٧ ۔

‡ايضاً صفحه ٣٥٨ ۔

۳۰

اس روایت کا بھی پتہ نہیں چلا -

۳۱

ابن عباس رفعہ ' انا میزان العلم ' و علی کفتاہ ' والحسن و الحسین خیوطہ ' و فاطمۃ علاقتہ ' و الائمۃ من بعدی عمودہ ' یوزن اعمال المحبین لنا ' والمبغضین علینا*

۳۲

ابو نعیم ' و صاحب المناقب ' اخرجا عن الباقر ' و الرضا رضی اللہ عنہما ' قالا الصادقون ' ہم الائمۃ من اہل البیت†

۳۳

اس روایت کا بھی پتہ نہیں چلا -

۳۴

عن انس قال ' کان عند النبی صلعم طیرا ' فقال اللہم ایتنی باحب خلقک الیک ' یاکل معی ہذا الطیر ؛ فجاء علی فاکل معہ‡ '

۳۵

قال علی ' قال لی رسول اللہ یوم فتحت خیبر ' لولا ان تقول فیک طوایف من امتی ' ما قالت النصاری فی

---

*ینابیع المودۃ لسلیمان القندوزی صفحہ ۲۴۵ -

†ایضا صفحہ ۱۱۹ -

‡ترمذی جلد ۲ صفحہ ۲۳۴ -

عیسی بن مریم، لقلت فیک الیوم مقالا، لا تمر علی ملاء من المسلمین، الا اخذوا من تراب رجلیک، و فضل طهورک یستشفعون به؛ و لکن احسبک ان تکون منی، و انا منک؛ ترثنی و رثک، وانت منی بمنزلة هارون من موسی، الا انه لا نبی بعدی؛ انت تودی دینی ...و انت فی الاخرة اقرب الناس منی......و انت اول من یرد علی الحوض و انت اول داخل الجنة من امتی؛ و ان شیعتک علی منابر من نور ... مبیضة وجوههم......حربک حربی، و سلمک سلمی، و سرک سری،.... و ان ولدک ولدی ، و ان الحق معک والحق علی لسانک، و فی قلبک، و بین عینیک؛ والایمان مخالط لحمک، و دمک، قال علی علیه السلام فخررت الله سبحانه و تعالی ساجدا، و حمدته علی ما انعم به علی، من الاسلام، والقران، و حببنی الی خاتم النبیین و سید المرسلین*

۳۶

لما ها جر النبی صلی الله علیه واله؛ و اخا بین المهاجرین والانصار؛ ....و ترک امیرالمومنین؛ فاغتم من ذلک غما شدیدا؛ وقال یا رسول الله بابی انت وامی، لم تواخ بینی و بین احد؛ فقال والله یا علی ما حبستک الا لنفسی؛ اما ترضی ان تکون اخی، و انا اخوک، و انت وصیی، و

---

*بحار جلد ۹ صفحه ۳۷۱-

وزیری، و خلیفتي في امتي،.....و انت مني بمنزلة هرون من موسی*

۳۷

قال في مرضه، ادعوا لي اخي عليا؛ فدعي له علي، فضمه بثوبه، واکب عليه؛ فلما خرج من عنده؛ قيل له ما قال لک، قال علمني الف باب، يفتح من کل باب الف باب†

۳۸

عن زید بن ارقم قال، کان لنفر من اصحاب رسول الله ابواب شارعة في المسجد؛ فقال يوما، سدوا هذه الابواب، الا باب علي؛ فتکلم في ذالک الناس؛ قال، فقام رسول الله صلی الله عليه و اله فحمد الله و اثنی عليه؛ ثم قال، اما بعد فاني امرت بسد هذه الابواب غير باب علي؛ فقال فيه قائلکم، و اني والله ما سددت شيئا، ولا فتحته، و لکني أُمرت بشئي، فا تبعته

قال النبي صلی الله عليه و اله، لا يحل لاحد، ان يجنب في هذا المسجد، الا انا، و علي‡

---

*بحار جلد ۹ صفحه ۳۹۵ -
†ايضاً صفحه ۳۹۴ -
‡ايضاً صفحه ۳۰۸ -

۲۹

قال رسول الله ' اتاني ملک فقال یا محمد ان الله یقرء علیک السلام ' و یقول ' قد زوجت فاطمة من علي ؛ فزوجها منه*

عن علي......فما راینا رسول الله اشد فرحاً منه الیوم†

لما زوج رسول الله علیاً فاطمة؛ دخل علیها ' وهي تبکي؛ فقال لها ما یبکیک ' لو کان في اهل بیتي خیر منه ' زوجتک‡

اما یا علمت یا فاطمة ان لکرامة الله ایاک ' زوجک اقدمهم سلما ' و اعظمهم حلماً ' و اکثرهم علما§

۳۰

یہ روایت بھی ابھی نہیں ملی -

۳۱

عن ابي ایوب......قال یا عمار ' ستکون في امتي هنابث ' حتي یختلف السیف فیها بینهم ' حتي یقتل بعضهم بعضا؛ فاذا رایت ذالک ' فعلیک هذا الا صلع عن یمیني ' یعني علیا بن ابي طالب؛ ان سلک الناس کلهم و ادیا ' و سلک علي وادیا ' فاسلک وادي علي ' وخل

---

*بحار جلد ۱۰ صفحه ۳۳ -

†ایضاً صفحه ۳۲ -

‡ایضاً صفحه ۳۰ -

§ایضاً صفحه ۳۱ -

عن الناس یا عمار! علي لا یردک عن هدي ' ولا یدلک علي ردي یا عمار! طاعة علي طاعتي ' و طاعتي طاعةالله*

۴۲

عن علي قال ' دعاني رسول الله صلي‌الله علیه و سلم فقال ان فیک مثلا من عیسی ؛ ابغضته‌الیهود ' حتي بهتوا امه؛ و احبته النصاري حتي نزلوه بالمنزل الذي لیس به ' الا و انه یهلک فی اثنان ' محب مفرط ' یطر بذي بما لیس في ؛ و مبغض یحمله شناني ' علي ان یبهتني†

۴۳

انتهیت الي عرش رب‌العالمین وجدت علي قائمة من قوائم العرش انا الله لا اله الا انا محمد حبیبي اید ته بوزیره ونصرته بوصیه‡

۴۴

کسي خاص روایت کا ترجمه نهیں هے

---

*ینابیع صفحه ۲۵-

†بحار جلد ۱۰ صفحه ۳۱ -

‡نورابصار ' الشبلنجي صفحه ۷۳ -

باسمہٖ العلی العظیم

۱

لکھوں پہلے حمد علی عظیم
علیم حکیم رحیم کریم
بدیع السمٰوات والارض ہے
عبادت اسی کی فقط فرض ہے
وہی واجب و خالق ممکنات
کہا اس نے کن ہوگئی کائنات
نہیں کوئی موجود اس کے سوا
نہیں کوئی معبود اس کے سوا
اسی سے وجود اور اسی سے عدم
اسی سے حدوث اور اسی سے قدم
اسی کے ہیں وارفتہ یہ ماہ و مہر
اسی کے ہیں سر گشتہ سارے سپہر
نہ وہ جسم ہے اور نہ وہ جان ہے
ہر اک جسم و جان اس میں حیران ہے
وہی شش جہت میں حضور نظر
نہ دیکھے اگر ہے قصور نظر
ہر اک دل میں ہے درد اس کا مقیم
خیال اس کا کہتا ہے آئی مقیم
سب اس کے ہیں طالب وہ مطلوب ہے
وہ غالب ہے جو شے ہی مغلوب ہے
وہ خلاق ہے اور رزاق ہے
مبرا وہ ہے جفت سے طاق ہے

خدائي میں بے مثل وضد ھے وھي
ولم یولد اور لم یلد ھے وھي
سنو آیه اے اھل فقر مکب
ویر زقه من حیث لایحتسب
وہ مستور ھے بینش وھم سے
بہت دور ھے، دانش فہم سے
رہ دریا ھے، موجیں ھیں ماو شما
مگر کوئي اس سے نہیں آشنا
نہ وہ ھے مرکب نہ وہ ھے بسیط
مگر ھے علی کل شئي محیط
زیادہ رگ جاں سے نزدیک ھے
فقط کید ھے جن کو تشکیک ھے
یہ ھے اُن کے حق میں کلام مبین
و اُملي لهم، انّ کیدي متین
نہیں اس کي تحمید حد بشر
کہ اپني بھي اُس کو نہیں کچھ خبر

(۲) در نعت حضرت رسالت پناہ صلي اللّٰه علیه و آله وسلم

لکھو اے کلک اب نعت خیرالانام * علیه الصلوۃ و علیه السلام
منیب علي نائب کردگار * سر لشکر انبیائے کبار
وھي مرکز عالم کن فکاں * وھي باعث صحت جسم و جاں
چلے حکم کے ساتھہ اکثر درخت * ھوئے نقش پا ھرسنگ سخت
کیا جس نے ماہ دو ھفتہ کو دو، * بلائے نہ کیوں عمر رفتہ کو وو
بھلا کس کو نسبت ھے اس شاہ سے * کیا اس نے بیعت ید اللہ سے

مراتب ھوں اُس کے بیاں مجھ سے کیا
کہ میں اُس کی اُمت میں کالانبیا

وہ لاریب محبوب معبود ھے
وھی خلق آدم سے مقصود ھے

ھوئی اس کے قدموں سے قدر حرم
فلک اس کے روضہ کے آگے ھے خم

شہنشاہ دیں تھا وہ عالی جناب
ھمیشہ پھرا سر پہ چتر سحاب

زھے رتبہ نائب ذوالجلال
گیا پہنے نعلین کس جا بلال

یہ معصوم چودہ ھیں سب خوب و نیک
محمد سے لے تا محمد ھیں ایک

(۳) در بیان تولد جناب علی مرتضیٰ علیہ السلام

کروں مولد بوالحسن کا بیاں * کہ ھوں پرگہر گوش اھل جہاں
ھوا جس گھڑی مولد مرتضیٰ * قوی ھوگئے بازو مصطفیٰ
جو ماہ رجب کی ھوئی تیرھویں * ھوا مولد سید عالمیں
وہ آدینہ تھا' ھے روایت صحیح' * کہ پیدا ھوئے بادشاہ فصیح
شجاع عرب صاحب ذوالفقار * ھز بر خدا شاہ دلدل سوار
یقیناً ھے قسام نار و جناں * صریحاً ھے فرماں دہ انس و جاں
وھی ھے سپہدار لشکر شکن * وھی ھے جگر دار خیبر شکن

(۴) ترجمۂ حدیث نبي صلي الله علیه وآله وسلم

سنو! اے محبان خیرالانام * یہہ مضمون فرمان خیرالانام
کہ آدم سے پہلے ہزاروں برس * علي اور ہم نور واحد تھے بس
مقابل عرش کے جانب راست تھا * کیا کرتے تھے ذکر حمد خدا
جو خالق نے آدم کو پیدا کیا * رہي نور اس پر ہویدا کیا
رہے جب تک آدم بروئے زمیں * رہا صلب آدم میں نور مبیں
نہ تھا نوح سے نور اپنا جدا * وہي نور کشتي میں تھا ناخدا
خلیل آگ میں جب گرائے گئے * کئي بار جبریل آئے گئے
بلا شک اُسي نور کا تھا سبب * نہ آگ سے نہ پہنچا تعب
جو دو حصہ وہ نور بیضا ہوا * ہوا ایک میں ایک شیر خدا
اُسي نور سے ہے جو مخلوق ہے * وہ سابق ہے جو شے ہے مسبوق ہے

(۵) پیام گفتن جبرئیل بانبي صلي الله علیہ وآلہ و سلم

حضور نبي ایک دن جبرئیل
یہہ کہتا تھا پیغام رب الجلیل
وہي پائیگا روز محشر نجات
ملي جس کو حب علي میں وفات
وزیر آپ کي زیست میں ہے علي
یہي آپ کے بعد ہوگا وصي
اگر آپ ہیں سرور انبیا
کیا اس کو حق نے شہہ اولیا

تري آل میں ہونگے سارے امام * ترا حکم ہے تا بروز قیام
سني جب یہ تقریر روح الامین * علي نے رکھا سر بروئے زمین
کیا سجدۂ شکر خالق ادا * لگے کرنے ثنائے خدا

(۶) روایت از انس ابن مالک

انس ابن مالک سے ہے یہ خبر * کہ نکلے پئے سیر خیر البشر
ملا ایک صحرا میں کوہ بلند * بسان فلک با شکوہ بلند
تلے اس کے آئے رسول خدا * کیا کوہ کا رتبہ مثل صفا
انس کو رواں ایک جانب کیا * شتر بھي سواري کا اس کو دیا
کہا اس طرف ہیں امیر عرب * بدل ذکر محو عبادات رب
یہي کیجیو عرض بعد از سلام * کہ مشتاق بیٹھے ہیں خیر الانام
چلو جلد ہوکر شتر پر سوار * رکاب سعادت میں ہے جاں نثار
غرض آئے حیدر سوار شتر * ہوا پیش احمد اتار شتر
اُتر کر کیا مرتضي نے سلام * لگے کہنے شفقت سے خیر الانام
علیک السلام اے خدا کے حبیب * شتاب آکے تو بیٹھ میرے قریب
یہاں بیٹھے ہیں آکے سارے نبي * بٹھائے ہیں پاس اپنے اپنے وصي
ہے ان انبیا کي مجھے سروري * اور ان اوصیا سے تجھے بہتري
یہ مذکور تھا جو اُٹھا ایک سحاب * اور آیا قریب رسالت مآب
کیا اپنا دست مبارک دراز * ہوا ابر اس ہاتھ سے سرفراز
لیا ابر سے خوشہ انگور کا * وہ پروین کي مانند تھا نور کا
علي سے کہا کھاؤ شیر خدا * ہدیہ کیا ہے خدا نے عطا
انس سے یہ کہنے لگے پھر نبي * برادر ہے میرا علي ولي

مصاحب مرا اور داماد ہے * مرا علم جو ہے اسے یاد ہے
علی سے ہوں میں اور مجھ سے علی * ولیکن نبی میں ہوں اور یہ ولی
مرے لحم سے مرتضی کا ہے لحم * مرے شحم سے مرتضی کا ہے شحم
علی کا مرے پوست سے پوست ہے * مرا دوست ہے اس کا جو دوست ہے
عدو ہے مرا جو ہے اس کا عدو * نہ اس کے عدو کو ملے آبرو
مری خاک اور خاک اس کی ہے ایک * اسی خاک سے اس کے ہیں یار نیک
قیامت میں سب کو ملائک تمام * پکاریں گے لے لے کے مادر کا نام
علی کے محب ہونگے جو حشر میں * پکاریں گے نام پدر سے انہیں
علی فرع ہے میں ہوں اصل شجر * ائمہ ہیں شاخہائے دگر
محب اس کے جتنے ہیں اوراق ہیں
بہشت ان کے قدموں کے مشتاق ہیں

(۷) از امام صادق علیہ السلام

ہوئے جب کہ مولود خیر البشر * نمایاں ہوئے معجزے بیشتر
ہوئی مادر مرتضی خوش کمال * کیا اپنے شوہر سے جا کر یہ خیال
یہ سنکر ابو طالب نامور * لگے کہنے ایک قرن تو صبر کر
ملا آمنہ کو یہ جیسا پسر * خدا تجھکو بھی دیگا ویسا پسر
مگر یہ نبی ہوگا اور وہ ولی * محمد ہے نام اس کا اس کا علی

(۸) روایت از جابرؓ

روایت ہے جابر سے اے مومنو * فرحناک ہو گوش دل سے سنو
کہ فرماتے تھے ایک دن جناب نبیؐ * مرے بعد خیر البشر ہے علیؑ

عیاں اس میں ہونگی صفات مسیح
جلائے گا وہ معجزات مسیح
ہز بر الہی امیر کبیر
ہوا بطن مادر میں جب جاگیر
تھا ان روز ون اک راہب خوش نصیب
سن اس کا تھا دو سو برس کے قریب
عبادت میں دن رات مشغول تھا
جناب خدا کا وہ مقبول تھا'
لگا کہنے اک روز وہ حق شناس
یہہ اللہ سے بعد حمد و سپاس
کہ اے واقف حال ما فی الصدور
مرا قلب حاجات سے ہے نفور
کبھی تجھہ سے میں نے نہ کی التجا'
مگر آج' یہہ ہے مری التجا
دکھا دے کوئی دوست اپنا مجھے
خدا یا یہی ہے تمنا مجھے
ہوئی عرض مقبول پروردگار
گئے وہاں ابو طالب نامدار
نظر آیا راہب کو نور جلال
کہ تھا سر سے پا تک ظہور کمال
ہوئی دیدۂ عقل حیرت گزیں
اٹھا بہر تعظیم وہ پاک دیں
فزوں حد سے راہب نے تعظیم کی'
بہت پاس بٹھلا کے تکریم کی
کہا کون ہیں آپ فرمائیے
مفصل نسب اپنا بتلائیے

یہہ بولے ابو طالب با وقار
کہ اہل تہامہ میں ہوں نامدار
وہ بولا تہامہ ہے وہ کون سا
کہ جس میں سے ہیں آپ اے مقتدا
یہہ سنکر ابو طالب نیک خو
لگے کہنے اے راہب آگاہ ہو
تہامہ ہے مکہ کا جس میں ہیں ہم
سکونت ہے اپنی میان حرم
مرا دادا ہاشم ہے سن مجھہ سے صاف
وہ مشہور ہے ابن عبد مناف
یہہ سنتے ہی راہب ہوا شاد کام
لگا کہنے ہیں آپ عالی مقام
کروں حمد و شکر و سپاس خدا
کہ مقبول کی جلد میری دعا
یہہ تھی آرزو مجھکو شام و سحر
خدا کا کوئی دوست آئے نظر
سو الحمد للہ دیکھا تمھیں
حسین صورت ماہ دیکھا تمھیں
نہ ہوتی تمھاری زیارت مجھے
تو تا حشر رہ جاتی حسرت مجھے
کہا پھر یہہ راہب نے اے نیک خو
بشارت میں دیتا ہوں اک آپ کو
مجھے دی ہے میرے خدا نے خبر
نہیں شبہہ کا اُس میں مطلق اثر
پسر تجھ کو دے گا اب ایسا خدا
کرے گا جو باطل کو حق سے جدا

وہ ہے قوت بازوے مصطفیٰ
مقام اس کا ہے پہلوے مصطفیٰ
کریگا خدا دین اس سے قوی
کریگا نبی اس کو اپنا وصی
تولد ہو جس دن وہ پہلا اسلام
ضرور اس کو پہنچانا میرا سلام
یہہ کہنا کہ راہب وہ دین دار تھا
خدا کا بہ دل اُس کو اقرار تھا ،
وہ تھا قائل سیدالمرسلین
تجھے جانتا تھا سپہدار دین
محمد جو ہے سید انبیا
علی بے گماں سید اولیا
کسی کا جو دونوں میں منکر ہوا ۔
کہا ہے خدا نے ، وہ کافر ہوا
نہیں شبہہ اس میں وہ دونوں ہیں ایک
ازل سے ابد تک وہ دونوں ہیں ایک
یہہ سن کر ابو طالب نامدار
ہوئے چشم پر نور سے اشکبار
لگے کہنے اے راہب خوش کلام
بتا مجھ کو اس طفل کا کیا ہے نام
لگا کہنے راہب سنو یا ولی
اُسی کا ہے اسم مقدس علی
وہ بے شک ہے قسام نار وجناں ،
کریگا وہی فتح جنگ جناں ،
وہ میدان ہیجا میں ہے شیر حق ،
کف مصطفیٰ میں ہے شمشیر حق ،

یہ بولے ابو طالب با خدا
مصدق بتا اپني گفتار کا
سند کب ھے دعوی ترا بے دلیل
اگر راست گو ھے' سنادے دلیل
لگا کہنے وہ راھب حق شناس
دلائل ھیں موجود سب میرے پاس
جو شے تجھ کو درکار ھو' کر سوال
کریگا عطا' قادر ذوالجلال
جو یہ راست نکلے تو سب راست ھے
نہیں تو مري بات کب راست ھے'
یہ بولے ابو طالب خوش سرشت
مجھے چاھئے ھے طعام بہشت
ھوا راھب نیک صرف دعا'
کہے تھے ابھي سب نہ حرف دعا'
کہ نازل ھوا آسماں سے طباق
پر از نار و انگور' چندیں طباق
ھوئے خوش ابو طالب با وقار
طبق سے لیا ھاتھ سے ایک انار
ھوئے رونق افزائے دولت سرا
انار معطر تناول کیا
وھي شربت نار نطفہ ھوا
قسیم جناں اس سے پیدا ھوا

ترجمہ حدیث دیگر

جو نطفہ ھوا ساکن رحم پاک * گرے سارے اصنام بالائے خاک
زمیں کو کئي دن رھا زلزلہ * قیامت کے ساماں ھوئے برملا

هراساں هوئے دل میں سارے قریش
منغض هوا بت پرستوں کا عیش
جو مکه میں هے بوقبیس ایک کوه
وهاں سب گئے مشرکوں کے گروه
تمام اپنے بت لے گئے بت پرست
هر اک بت لگا ٹوٹنے مثل مست
بهت زلزله کي جو شدت هوئي
تو کفار کي تنگ حالت هوئي
بتوں کا سوا اُن سے تها حال بد
طلب کرتے تهے تو بهي احمق مدد
لگا هونے جب کوه هر جا سے شق
هوا رنگ رو بت پرستوں کا فق
هوئے ٹکڑے آپس میں لڑ لڑ کے سنگ
شجر کوه کے گر پڑے بے درنگ
هوئي بت پرستوں کو جینے سے یاس
هوا روح کو تنگ، خاکي لباس
که آئے ابو طالب نامور
وهیں قله کوه پر بے خطر
کیا بت پرستوں کی جانب خطاب
هوا غیب سے تم په نازل عذاب
نه هوگا کبهي دفع تدبیر سے
هوا هے یه حیدر کي تاثیر سے،
هوا بطن مادر میں ساکن وه آج
کریگا جو دین نبي کا رواج
یه لازم هے اُس کي اِطاعت کرو،
قبول اُس ولي کي ولایت کرو ۔

وگرنہ ابھي ھوگے تم سب ھلاک * نظر آئے گا کوہ مانند خاک
کسي جا ملے گي نہ تم کو پناہ * بشر کو کہاں تاب قہر الہ
کہا بت پرستوں نے اے با خدا! * ھمیں حکم والا کي ھے اقتدا
ولایت کا اقرار ھم نے کیا * اطاعت کا اقرار ھم نے کیا
برائے خدا اب بچاؤ ھمیں * طریق سلامت دکھاؤ ھمیں
یہ سنکر ابوطالب خوش بیاں * لگے دیکھنے جانب آسماں
یہ کي عرض اے خالق خاص و عام * برائے محمد علیہ السلام
برائے علي و برائے بتول * کرم سے یہ میري دعا کر قبول
ملے اھل مکہ کو اس دم نجات * حضور ان کے رہ جاے بندہ کي بات
اُسي دم ھوا زلزلہ بر طرف * چلے گھر کو سب مطمئن ھر طرف
یہ فرماتے ھیں سید المرسلین * قسم اُس خدا کي ھے اے اھل دیں!
جو کرتا ھے دانوں سے پیدا گیاہ * بنائے ھیں جس نے سفید و سیاہ
دعاے ابو طالب نامدار * عرب نے لکھي تھي پئے یادگار
اگرچہ جاھلیت میں ھوتے تھے تنگ * فقط پڑھتے تھے وہ دعائے درنگ

اُسي وقت ہو جاتي تھي مستجاب
ھر اک ہوتي تھي مشکل آساں شتاب

۱۰ در بیان ولادت جناب علي بن ابي طالب علیہ السلام

ھوئي جب شب مولد مرتضیٰ * منور جہاں دفعتاً ھو گیا
فروغ کواکب دو چنداں ھوا * ھر اک ساکن مکہ حیراں ھوا
یہ کہتے تھے ابو طالب نیک نام * ھوئي آج حجت خدا کي تمام

علي ولي آج پیدا ہوا
وصي نبي آج پیدا ہوا
ہوا بت پرستوں کا بازار سرد
ہوا رنگ اصنام ہیبت سے زرد
امیر عرب ہے مددگار دیں
یہہ ہے نخلبند چمن زار دیں
یہي ہے سپہدار دین خدا
شہ آسمان و زمیں خدا
یہي فوج شیطاں کو دیگا شکست
کریگا یہ اسلام کا بندوبست
رہے گا یہہ مبغوض اہل نفاق '
اُسي کا ہے دینداروں کو اشتیاق '
یہ ہے گنج علم خدا کا کلید
سپہر امامت کا نجم سعید
اُڑا اُس کي ہیبت سے اب رنگ شرک '
ہوا لعل توحید ہر سنگ شرک
جناب ابو طالب پاک جاں
ہوئے سب سے چالیس دن تک نہاں
سنا جب یہ ارشاد خیرالورا
لگا کہنے یوں جابر با وفا
کہ مکہ سے چالیس دن تک کہاں
رہے تھے ابو طالب خوش بیاں
لگے کہنے یوں اشرف انبیا
وہ راہب کہ مذکور جس کا ہوا
جہاں تھا وہاں پائي اس نے وفات
گئے دفن کو عم والا صفات

نظر آیا راهب کا حال عجیب
کہ بے دم پڑا تھا وہ حق کا حبیب

طرف قبلہ کے روئے پر نور تھا
منور سراپا وہ مغفور تھا

نگہباں پڑے لاشہ باصفا
سفید ایک مار اک سیہ مار تھا

قریب آنے پاتے نہ تھے جانور
نہ تھا لاشۂ پاک کو کچھ ضرر

جو پہنچے ابو طالب نامدار
چھپے غار میں جا کے دونوں وہ مار

یہ بولے ابو طالب پارسا
سلام علیک اے ولی خدا

زہے قدرت قادر ذوالجلال
ہوا زندہ وہ راهب با کمال

کہا آنکھیں ملکر علیک السلام
کیا کوہ کو تونے دارالسلام

مسیحا کا اعجاز تونے کیا
میں مردہ تھا تیرے قدم سے جیا

خدا کو سمجھتا ہوں میں لاشریک
قسم ہے نہیں کوئی اس کا شریک

محمد ہے بے شبہ اس کا رسول
کیا دل سے دین اس کا میں نے قبول

ولی خدا ہے جناب علی
امام دوعالم ہے بعد از نبی

یہ سن کر ابوطالب نیک نام
لگے کہنے اے راهب خوش کلام!

ھوے آج پیدا علی ولی
ھزبر الہی وصی نبی
کہا سن کے راھب نے اے پارسا
ھوا جب کہ پیدا وہ شیر خدا
ھوا پردۂ غیب سے کیا عیاں
عجائب جو دیکھے ھوں کیجے بیاں
یہ بولے ابو طالب پاک دیں
گئی نصف شب جبکہ اے بایقیں
ھوا درد فاطمہ کو کمال
ھوئی بے قراری سے آشفتہ حال
کہا میں نے اے بہترین زناں
ترے درد سے میں ھوا خستہ جاں
غرض اسم اعظم جو میں نے پڑھا
وھیں درد زہ اس کا (کم ھو گیا)*
بلانے چلا میں کئی عورتیں
کہ تدبیر میلاد آکر کریں
فلک سے یہ ھاتف کی آئی ندا
عبث عورتوں کو بلانے چلا
گناھوں میں آلودہ ھیں جن کے ھاتھہ
نہ لا بہر تدبیر تو ان کو ساتھہ
تری زوجہ ھے فاطمہ پاک تن
چھوئیں کیوں گنہگار اس کا بدن
ھوا سن کے میں شاد بے اختیار
کہ وارد ھوئیں عورتیں پاک چار

---

*جاتا رہا (مصحح)

وہ پہنے تھیں چاروں لباس حریر
رخ ان کے تھے مانند بدر منیر
نہ گل ان سا خوش رنگ نے ارغواں
نہ مشک ان سا خوشبو نہ ہے زعفراں
نظر آئی جب فاطمہ نیک نام
کہا اے خدا کی حبیبہ سلام
دیا فاطمہ نے جواب سلام
کیا سب کی جانب خطاب کلام
تولد ہوئے شاہ گردوں جناب
عیاں شرق سے جیسے ہو آفتاب
کیا با فصاحت تشہد ادا
مسیحا کا اعجاز ظاہر کیا
لگا کہنے پھر وہ سپہدار دیں
کہ ہے مصطفی خاتم المرسلین
بلا شبہ ہوں میں ہی اس کا وصی
خدا نے کیا مجھ کو اپنا ولی

" در بیان چہار عورات

رکھو مومنو! اس طرف گوش جاں
کروں چاروں ان عورتوں کا بیاں
جو تھیں وضع میں فاطمہ (کے قریں)*
عیاں جن کے تھا رخ سے نور مبیں
تھی ایک اُن میں حوائے عالی جناب
درخشندہ مثل مہ و آفتاب

---

*کی معین (مط)

دوم مریم پاک نور خدا
کہ تھی جو خموشی میں معجز نما
سوم آسیہ پاک دل پاک دیں
فدائے خدائے جہاں آفریں
چہارم تھی اُم کلیم خدا
سزاوار باغ نعیم خدا

۱۲ روایت از ابو طالب

یہ فرماتے ہیں والد مرتضی
ارادہ جو ختنہ کا میں نے کیا
کہا آسیہ نے کہ اے پاک دیں
اسے کچھ بھی ختنہ کی حاجت نہیں
کہ ختنہ کو کیا ہے مختّن سے کام
اسے کچھ نہیں آب آہن سے کام
نہ پہونچے گا تا زندگی اس کو زخم
لگے گا مگر آخری اس کو زخم
شہادت اُسی زخم سے پائے گا
لہو میں بھرا خلد کو جائے گا
یہ بولے ابو طالب نامور
کہ کون اس کا قاتل ہے کردے خبر
یہ اُس نے کہا ، ابن ملجم ہے وہ
بڑا ہی شقی سخت ظالم ہے وہ
غرض آئے گھر میں نبی خدا
کہ دیکھیں جمال ولی خدا
جو تزہیں چاروں وہ عو تیں پاک دیں
پیمبر کو تسلیم کرنے لگیں

کیا کچھ پیمبر نے ان سے کلام
روانہ ہوئیں سوئے دارالسلام
یہہ تقریر ابو طالب پاک جان
ہوا سن کے راھب بہت شادمان
کیا سجدہ شکر خالق ادا
ہوا رو بقبلۂ فنا ہو گیا
یہ حق سے جابر نے جس دم سنا
(تو اللہ اکبر کی دے کر صدا)*
یہ کی عرض اے سید انبیا
کہ تیرا چچا تھا ولی خدا
ہوا آج یہ امر خاطر نشیں
میں سنتا تھا کافر اسے یوش ازیں

۱۳ حدیث دیگر

تولد ہوئے کعبہ میں مرتضیٰ
ہوا کعبہ ھي میں یہ سب ماجرا
مگر ھوچکا سب بیان حدیث
نہیں ذکر کعبہ میان حدیث
یہی لکھہ گئے مجھ سے پہلے ثقات
کہ کعبہ میں گذریں یہ سب واردات
کروں اور ذکر حدیث صحیح
کرے ترجمہ نظم طبع فصیح

---

*تکبیر سے اللہ اکبر کہا (مغ)

۱۴ حدیث از یزید بن قعیب

خبر ہے یزید بن قعیب سے یوں
محب علی سن کے خوش حال ہوں

کھڑا تھا میں بیت خدا کے قریں
تھے عباس بھی اتفاقاً وہیں

وہاں فاطمہ آئی با اضطرار
کہ تھی درد زہ سے بہت بے قرار

کئے جب دراز اس نے دست دعا
جناب خدا میں یہ کی التجا

میں ایمان یارب ترا لائی ہوں
مددکر کہ گھر میں ترے آئی ہوں

کئے جتنے مبعوث تونے رسول
کیا جن کتابوں کا تونے نزول

مطیعہ ہوں اور ان کی معتقدہ ہوں
شب و روز طاعت پر آمادہ ہوں

مراجد معصوم جو تھا خلیل
بنایا ہے جس نے یہ بیت جلیل

مصدق ہوں میں اس کے اقوال کی
مقلد ہوں میں اس کے افعال کی

مرے بطن میں ہے جو ظاہر جنیں
یہ بے شبہ ہے سیدالمومنین

اسی کے تصدق سے فرمان ہو
کہ مجھ پر ولادت اب آسان ہو

یہ کہتا ہے راوی کہ بعد از دعا
ہوی چاک دیوار بیت خدا

گئي فاطمہ چاک کي راہ سے
مشرف ہوئي کعبۃاللہ سے
ہوئي فاطمہ جب نظر سے نہاں '
نہ تھا چاک دیوار کے درمیان
کیا قصد میںنے کروں قفل وا
کہ کعبہ میں دیکھوں ہے کیا ماجرا
نہ زنہار وہ قفل وا ہو سکا
نہ مکشوف یہ ماجرا ہو سکا
ہوا یہ مرے قلب پر آشکار
کچھ اس میں ہے اسرار پروردگار
غرض چار دن ہوگئے جب بسر
نمایاں ہوا چاک بار دگر
علي کو لئے ہاتھ پر فاطمہ
نکل آئي شق سے ادھر فاطمہ
یہ کلمے تھے لب پر ببانگ بلند
علي کے سبب میں ہوئي ارجمند
ہوں افضل ترین زنان سلف
ہوا مریم و آسیہ پر شرف
ہے مقبول حق بے گماں آسیہ
و لیکن ہے مجھ سي کہاں آسیہ
عبادت وہاں کرتي توي وہ مدام
سکونت کے قابل نہ تھا جو مقام
مگر اضطرارا ' نہ تھا کچھ ضرر
کہ فرعون تھا حاکم بحرو بر
ہوئي مجھ سے کعبہ میں طاعت ادا'
یہ طاعت کجا وہ عبادت کجا

ھے مریم بھی گو بہترین زنان
ولیکن فضائل میں مجھ سی کہاں
جھکاتی تھی ھاتھوں سے جب شاخ کو
قریں منہ سے کرتی تھی تب شاخ کو
ملی مجھکو کعبہ میں نعمائے خلد
ھوئے مجھ پہ نازل طبقہائے خلد
جو کعبہ سے باھر میں آنے لگی
ندا مجھ کو اس دم یہ ھاتف نے دی
رکھ اے فاطمہ نام اس کا علی
وصی نبی ھے یہ میرا ولی
مرے نام سے اس کا مشتق ھے نام
ھے بارہ اماموں میں پہلا امام
بہت اس کو تعلیم میں نے کیا
سزاوار تعظیم میں نے کیا
ھوئیں اس پہ حل مشکلات علوم
دیا درس علم سماؤ نجوم
بتوں کو کریگا مرے گھر سے دور
نبی اور یہ ھے مرا ایک نور
یہ سقف حرم پر کہیگا اذاں
مٹائیگا یہ مشرکوں کا نشاں
رھے گا یہ توحید و تحمید میں
رھے گا یہ تقدیس و تمجید میں
خوشا وہی کہ جو رکھے گا اس کو دوست
مرا دوست ھے یہ رکھے جس کو دوست
عدو ھے مرا جو ھے اس کا عدو
عدو اس کا ھوں یہ ھے جس کا عدو

۱۵ دربیان معجزات علي ابن ابي طالب علیہ السلام

گئي جب نگاہ جناب علي
سوئے چہرۂ رشک ماہ نبي
و فور مسرت سے خنداں ہوئے
فصاحت سے یوں گوہر افشاں ہوئے
سلام علیک اے رسول خدا
رہا سالہا آپ سے میں جدا
نہایت ہي مشتاق دیدار تھا
تصور سے مجھ کو سروکار تھا
ہوا للہ الحمد بارے وصال
ملا عیش مجھ کو بجائے ملال
لگے پڑھنے قد افلح المومنون
ادا کر چکے جب کہ تا خاشعون
نبي نے کہا سن کے بے اختیار
بہ تحقیق مومن ہوئے رستگار
علي نے پڑھا جبکہ تا خالدون
نبي نے یہ فرمایا آگاہ ہوں
مجھے اپنے اخلاق کي ہے قسم
علي ہے ازل سے امام امم
ہدایت کریگا یہ اخیار کو
تہ تیغ لائے گا اشرار کو
یہ پھر فاطمہ سے نبي نے کہا
بشارت یہ حمزہ کو تو دیلے جا

علی کی ولادت کا ہو وہ مقر
علی کی امامت کا ہو وہ مقر

کہا فاطمہ نے کہ یا مصطفی
کریگا طلب شیر اگر مرتضی

تو اس دم پلائے گا کون اس کو شیر
کڑھے گا پئے شیر طفل صغیر

نبی نے کہا کچھ نہ کر دل میں غم
کرینگے برادر کو سیراب ہم

غرض فاطمہ سوئے حمزہ چلی
ہوئے فیضیاب محمد علی

بغل میں نبی نے علی کو لیا
بہت پیار شفقت سے اسکو کیا

رکھی اس کے منہ میں پھر اپنی زباں
ہوئے چشمے بارہ زباں سے رواں

جو حمزہ کو دیکر بشارت پھری
نظر آیا پر نور روئے علی

عذاروں میں ایسی ہوئی روشنی
کہ ہو گرد خورشید کی روشنی

نظر کر کے حیران ہوئی فاطمہ
بہت دل میں شاداں ہوئی فاطمہ

لپیٹا جو کپڑوں میں کرار کو
نہ خوش آیا اس شیر کردار کو

کیا پنجۂ قہر سے تار تار
تب اس شیر یزداں کو آیا قرار

کئی بار کپڑے کئے یونہی چاک
لگے ہونے انسان تر کر ہلاک

غرض ماں سے کہنے لگے مرتضیٰ
نہ باندھو مرے ہاتھ بہر خدا
اٹھاتا ہوں بہر دعا ہاتھ میں
خدا کے یہاں اس میں اسرار ہیں
کہاں تک لکھوں معجزات امام
شکم میں وہ کرتے تھے ماں سے کلام
غضنفر ابھی تھے میان شکم
کہ بررو گرے سب بتان حرم

۱۴ روایت از ابو طالب

یہ کہتے ہیں ابو طالب باخدا
کہ جاتا تھا میں سوئے طائف چلا
درندے نظر آئے جو جانور
گریزاں ہوئے سب مجھے دیکھ کر
ملا ناگہاں ایک شیر ژیان
میں سمجھا ہوا میرے جی کا زیان
کہ اس شیر نے سر کیا اپنا خم
لگا چومنے آکے میرے قدم
خدا کی قسم دے کے میں نے کہا
کہ اے شیر اتنا تذلل ہے کیا
ہوا حکم خالق سے گویا وہ شیر
نہایت سماجت سے بولا وہ شیر
کروں کیوں نہ میں اس قدر انکسار
تو ہے والد شیر پروردگار
ازل سے ہے عالی تری منزلت
کرے گا محمد کی تو تربیت

۱۷ ترجمہ حدیث دیگر

یہ فرماتے ہیں حضرت مصطفیٰ
علی ولی جب تولد ہوا
رہیں مجھ کو ہاتف کی آئی ندا
علی کے تولد کا مژدہ دیا
کہا مجھ سے اول خدا کا سلام
دیا بعد مجھ کو یہ اس نے پیام
کہ آیا زمان رسالت قریب
تولد ہوا آج تیرا حبیب
کریگا تری پشت اس سے قوی
مرا شیر ہے یہ علی ولی
تو سلطان عالم ہے یہ ہے وزیر
ہمیشہ رہیگا یہ تیرا نصیر
یہ ہاتف سے جس وقت میں نے سنا
سوے خانہ فاطمہ میں گیا
نظر آیا مجھ کو علی کا جمال
ہوئی میرے دل کو مسرت کمال
کہی با فصاحت علی نے اذان
کئے کلمے ایمان کے سب بیان
صحف جتنے آدم کے تھے سب پڑھ گئے
پڑھے دفتر انجیل و توریت کے
تلاوت لگا کرنے قرآن کی
بیاں کی ہر اک کلمہ ایمان کی
بہت اس نے کی مجھ سے گفت و شنید
وہ ہے گنج علم خدا کا کلید
اسی طرح باقی ہیں گیارہ امام
خدا کی طرف سے ہیں بارہ امام

۱۸ در فضائل امیرالمومنین علی علیہ السلام

علي تها بلا شبہ نور خدا * نبي اور وہ تهے نہ باهم جدا
نبي سے هوا شق اگر ماهتاب * علي سے هوئي رجعت آفتاب
نبي کو ملي قدر معراج عرش * هوئی نعل عبد نبي تاج عرش
تو معراج حیدر هے دوش رسول * بہ از عرش اکبر هے دوش رسول
ازل سے علي هے قبول خدا * رهے اس سے راضي رسول خدا
ادب دان خیرالبشر تها علي * نگهبان خیرالبشر تها علي
خدا هے اگر مرشد مصطفی * تو حیدر هے مسترشد مصطفی
خدا نے نبي پر افاضہ کیا * علي نے وهیں استفاضہ کیا
رها محرم راز خیرالبشر * ملے اس کو اعجاز خیرالبشر
تمام اس پہ اعجاز تهے منکشف * دلا! هیں یهي معني لو کشف
سخي وہ کہ تلوار قاتل کو دی * انگوٹهي مصلے پہ سائل کو دی
اکهاڑا جو خیبر معلق هوا * زمیں کا جگر خوف سے شق هوا
فرشتوں کو کهانا دیا تین روز * فقط آپ پاني پیا تین روز
گواہ اس پہ هے سورہ هل اتی * وہ بے مثل هے دال هے لافتی

۱۹ ایضاً در فضائل علي بن ابي طالب

روایت هے تهے جب شکم میں علي * سمجهتے تهے احمد کو هي یہ نبي
جو آتے تهے گهر میں رسول خدا * ادب کرتي تهي مادر مرتضی
کهڑي هوتي تهي جلد تعظیم کو * بجا لاتي تهي داب تکریم کو
ابو طالب اک روز کہنے لگے * کہ اے فاطمہ حمل هے اب تجهے
نہ کر رنج تعظیم کو اختیار * کہ اٹهنا هے تعظیم کو تجه پہ بار

محمد ترا خورد ہے بے گمان
بجائے پسر ہے وہ آرام جاں
کریگی نہ تعظیم خیرالبشر
تو ہے شرع اور عرف میں کیا ضرر
کہا فاطمہ نے کہ معذور ہوں
میں تعظیم کرنے میں مجبور ہوں
اٹھوں کیوں نہ تعظیم کو سرو قد
اٹھاتا ہے مجھکو جنیں خود بخود
نہیں اس میں مطلق مجھے اختیار
کہ پیش جنیں ہوں میں بے اختیار
یہ سن کر ابو طالب باکمال
تصلح کا کرنے لگے احتمال
کسی کی طرف کو کیا یہ خطاب
محمد کو لے آؤ گھر میں شتاب
ہوئے جبکہ وارد حبیب خدا
تو اٹھنے لگی مادر مرتضی
ابوطالب و حمزہ پاک دیں
گئے مادر مرتضی کے قریں
نہایت قوی تھے یہ دونوں جواں
حضور ان کے تھی فاطمہ ناتواں
کیا زور ان دونوں نے اس قدر
کہ کپڑے ہوئے سب پسینہ میں تر
مگر فاطمہ اٹھی تعظیم کو
بجا لائی آداب تکریم کو
ابو طالب و حمزہ حیراں ہوئے
ہلی ولی کے ثنا خواں ہوئے

کہا فاطمہ سے کہ اے پاک دیں * اٹھاتا ھے تجھ کو مقرر جنیں
کہ ہم کوہ ھیں اور تو کاہ ھے * بلا شک کہ زور ید اللہ ھے

۲۰ روایت از محمد بن ابی بکر

محمد جو ابن ابو بکر ھے
وہ بے عذر ھے اور بے مکر ھے

یہ مروي ھے اس سے حدیث حسن
کہ بیمار کچھ تھے جناب حسن

کہا باپ سے اے شہ نامدار
طبیعت مري چاھتي ھے انار

علي نے کیا ھاتھ اپنا دراز
خدا سے دعا کي بعجز و نیاز

ستون تھا جو مسجد کا پیش نظر
نکل آئي شاخ اس سے مثل شجر

معطر تھے اس شاخ میں چار انار
بسان گہر دانے تھے آبدار

حسین و حسن سے کہا لو انار
کہ حصہ ھے دونوں کا دو دو انار

کیا شیر یزداںؑ نے پھر یہ کلام
ملے تم کو رمان دارالسلام

یہ ابن ابو بکر نے عرض کي
کہ جنت پہ قادر ھو تم یا علي؟

کہا، ھوں میں قسام نارو جناں
یہ ھوگا قیامت کے دن سب عیاں

۲۱ روایت از علي نهار حاکي

علي هے جو نہار حاکي هے وہ
بہ اسناد مرفوع راوي هے وہ
کہ کوفہ کي مسجد میں تھے مرتضیٰ
یہ کي عرض اک شخص نے بر ملا
فدا میرے ماں باپ هوں یا علي
رہا کرتي هے مجھ کو حیرت یہي
بلا شبہ تم هو ولي خدا
تمہارے لئے سب کو پیدا کیا
مگر کچھ میسر نہیں مال و زر
تہي دست کوئي نہیں اس قدر
لگا کہنے وہ ضیغم ذوالجلال
کہ اے شخص تجھ کو یہي هے خیال
علي کے هے دل میں تمناے زر
یہي هے تردد کہ هاتھ آئے زر
مگر اس کو هوتا نہیں زر حصول
مقرر یہ هے بے زري سے ملول
غلط تیري خاطر میں هے یہ گماں
نہیں میں طلبگار مال جہاں
کہ دنیا کو دي میں نے بائن طلاق
رہا تا ابد مجھ میں اس میں فراق
کیا اختیارانہ فقر اختیار
نہیں مجھ کو واللہ کچھ اضطرار
یہ فرما چکا جب وہ معصوم پاک
اٹھائي زمیں سے پھر انگشت خاک

کیا دست اقدس کو فی الفور وا
ہوئی خاک مشت در بے بہا
کہا اس سے دیکھا مرا اختیار
بھلا اس قدر ہے کسے اقتدار
جو چاہوں گہر ہو ابھی ساری خاک
صدف سے ہے افزوں مرا دست پاک
مگر مجھ کو کچھ اس کی حاجت نہیں
کسی پر بجز فقر رغبت نہیں
غرض جھاڑا حیدر نے جب دست پاک
لآلی ہوے خاک میں مل کے خاک

۲۲ روایت از علی بن حمزہ

علی ابن حمزہ سے ہے یہ خبر
یہ کہتا ہے وہ مرد نیکو سیر
کہ یوں سیدالساجدین نے کہا
یہ کہتے تھے مجھ سے شہ کربلا
امیر عرب نے ندا عام کی
کہ مقروض ہے جس کسی کا نبی
دیا وعدہ انعام و اعطا کا ہو
مرے سامنے اس کو حاضر کرو
غرض جس کسی نے جو ظاہر کیا
مصلے سے حیدر نے حاضر کیا
مصلے نہ تھا، گنج معبود تھا
جو درکار تھا اس میں موجود تھا
ولا ختم کر یہ حدیث اب یہیں
کہ سن کر کوئی تا نہ ہو خشمگیں

۲۳ روایت از عمار یاسرؓ

اصح ہے یہ اخبار اخبار سے
کہ وہ نقل کرتے ہیں عمار سے

امیر عرب شہر بابل میں تھے
بہ دل صرف اک امر مشکل میں تھے

مگر امر وہ امر دنیا نہ تھا
بجز امر حق امر بیجا نہ تھا

یہاں تک کہ غائب ہوا آفتاب
منور ہوا چہرۂ ماہتاب

جو فارغ ہوا وہ شہ سرفراز
یہ سمجھا قضا ہوگئی ہے نماز

مشوش ہوا دل میں وہ نیک مرد
کہ وارد ہوا سامنے ایک مرد

کہا اس نے، فریاد ہے یا علی!
بہت مجھ پہ بیداد ہے یا علی!

بہت فقر سے تنگ ہے میرا حال
بہت دق ہے فاقوں سے اہل و عیال

خدا نے مجھے دی ہے تھوڑی زمیں
سوا اس کے کچھ ملک میرا نہیں

زراعت کیا کرتے تھے بذرگر
مجھے دیتے تھے عہد تھا جس قدر

بخوبی میں کرتا تھا اپنی معاش
نہ تھی رزق واسع کی مجھ کو تلاش

ہوئے یا امیر عرب! تین سال
کہ ہے بند میرا وہ رزق حلال

رہا ہے وہاں آکے اک شیر نر
نہیں ممکن اب آدمی کا گذر
بھلا بذرگر کیا زراعت کریں
مرے رزق کی کیا کفالت کریں
نہیں ہے کوئی میرا فریادرس
بجز شیر حق کون ہو داد رس
بہت بذرگر ہوگئے رزق شیر
گئے جو ادھر ہوگئے رزق شیر
خدا کا تو اے مرتضی شیر ہے
ترے آگے جو شیر ہے زیر ہے
ترے پاس آیا ہوں امید وار
کہ کر جائے اب شیر وہاں سے فرار
کہا شیر یزداں نے عمار سے
کہو جا کے اس شیر خونخوار سے
کہ خالی کرے جلد اس کی زمین
اسے فقر و فاقہ کی طاقت نہیں
کرے اور صحرا میں وہ بود و باش
کرے عیش سے تا یہ اپنی معاش
دکھانا اسے میری انگشتری
یہ کہنا کہ ہے حکم خالق یہی
گئے جب کہ عمار یا سر وہاں
نظر آیا ان کو وہ شیر ژیاں
بڑھا خشمگیں ہو کے عمار پر
مہیا ہوا اپنے اطوار پر
کہا اس سے عمار نے دور ہو
نہ اپنے تہور پہ مغرور ہو

ذرا دیکھ حیدر کی انگشتری
یہ کہتا ہے تجھ سے وہ شیر جری
کہ جلد اس زمیں سے نکل جا کہیں
پڑے تا نہ قہر جہاں آفریں
تامل کرے گا تو ہوگا ہلاک
نکل جا کہیں جلد، ہو یا ہلاک
تن شیر تھا گاو سے بھی بزرگ
مگر سہم کر ہو گیا مثل گرگ
بدن کانپ اٹھا اشک ریزاں ہوا
وہیں اس زمیں سے گریزاں ہوا
چلا وہاں سے عمار پیش علی
کرے عرض تا ماجرا وہ ولی
نظر آیا خورشید تاباں اسے
مصلی ملے شاہ مرداں اسے
ادا کر چکا جب سلام صلوۃ
لگا کہنے عمار سب واردات

۲۴ روایت از جویرہ

روایت جویرہ کی ہے یہ صحیح
کہ کہتا تھا سب سے وہ مرد فصیح
چلا کوفہ سے لشکر مرتضی
بنصرت برائے جہاد غزا
امیر عرب صاحب ذوالفقار
رسول خدا کے شتر پر سوار
گلے میں تو پیراہن صوت تھا
ہوا سے سر پاک مالوت تھا

اُتارے ہوے دوش سے طیلساں
بہ سرعت تھے راہ خدا میں رواں
چپ و راست تھے دونوں چشم رسول
حسین و حسن، قلب زوج بتول
محمد جو ان سے ہے چھوٹا پسر
رواں اسپ پہ تھا وہ پیش پدر
سواران لشکر شکن فوج فوج
تھے اُس دشت میں جیسے دریاے موج
چلی جاتی تھی فوج کچھ پیشتر
یکایک لگی ہونے وہ منتشر
سواروں کو گھوڑے گرانے لگے
سوار ان کو کوڑے لگانے لگے
امیر عرب نے جو دیکھا یہ حال
کسی سے یہ پوچھا، ہوا کیا یہ حال؟
یہ کہ عرض اُس نے کہ اک* شہر نر
بزرگی میں ہے صورت گور خر
ارادہ وہ کرتا ہے اُس فوج پر
تو ہوتی ہے یہ فوج زیر و زبر
بپھر کتے ہیں گھوڑے دھل کر تمام
سوار ان کو کوڑوں سے کرتے ہیں رام
یہ سن کر بڑھے آگے شیر خدا
نمایاں جو وہ شیر صحرا ہوا
کہا اس کو ہو میرے آگے سے دور
سمجھ بوجھ کر کیوں ہوا بے شعور

---

* اے مط

نه هو موتي لشکر کردگار
نهیں کیا تجھے خوف پرور دگار
علي هے مرا نام واقف هے تو
غزا هے میرا کام واقف هے تو
چلا هوں مع فوج بهر غزا
که جو هیں منافق وه پائیں سزا
هوا شیر قاطق په حکم خدا
لگا کهنے تم هو امام هدا
بلا شک هو تم شیر پرور دگار
منافق په شمشیر پرور دگار
وصي پیمبر بلا فصل هو
فروعات عالم هے' تم اصل هو
مطاع جهاں هو خدا کے مطیع
شه زیب اورنگ عرش رفیع
نبي اور تم دونوں صدیق هو
پئے قتل کفار و زندیق هو
ظفر پاؤ تم جا کے اشرار پر
نه پهونچے کوئي صدمه ابرار پر
میں کیوں کر هوں اس فوج کا سد راه
مرے دل میں هے خوف قهر اله
ابوالوحش هوں اے شه بحر و بر
که آدم صفي جیسے هیں بوالبشر
خدا نے کہا مجھ سے روز الست
یه تو عهد کر مجھ سے اے شیر مست
نه حیدر کے اصحاب کو کهائیو
نه حیدر نے احباب کو کهائیو

نظر آئے سید جو ادنی تجھے
تو واجب ہے اعزاز اس کا تجھے
کیا عہد میں نے خدا سے درست
نہ اس عہد سے ہوں الہي میں سست
مگر آپ کا میں طلب گار تھا
نہایت مجھے شوق دیدار تھا
سني آج صحرا میں میں نے خبر
ادھر آتے ہیں شاہ جن و بشر
ہوا بس میں افتاں و خیزاں رواں
ملے بارے شکر خدائے جہاں
زمانے میں گو میں بڑا شیر ہوں
مگر زندگاني سے اب سیر ہوں
بہت کوہ و صحرا کي کي میں نے سیر
بہت مجھ سے نالاں رہے وحش و طیر
بہت کیں زمانے میں خوں ریزیاں
بہت ناخنوں کي رہیں تیزیاں
ہزاروں برس کیں دل آزاریاں
ہزاروں برس کیں ستم گاریاں
یہي آرزو اب ہے یا مرتضي
کرو تم مري مغفرت کي دعا
بدن سے نکل جائے دم بعد ازیں
نہ تا کھائے لغزش قدم بعد ازیں
غضنفر نے مقبول کي عرض شیر
دعا کو ہوئي تھي ابھي کچھ نہ دیر
کہ اس شیر نے ایک نعرہ کیا
سوئے قبلہ منہ جلد اپنا کیا

ھوا شہر شہر قضا کا شکار
ھوئي قدرت الله کي آشکار

۲۵ روایت از واقدي در قصہ خارجي

یہ لکھتا ھے تاریخ میں واقدي
کہ تھا عہد ماموں میں اک خارجي
خوارج میں وہ خارجي تھا شدید
عدوئے جناب علي تھا شدید
ھمیشہ وہ کرتا تھا سبّ علي
نہ تھا اس کو کچھ خوف رب علي
جو سنتا تھا کرار کا نام وہ
تو دیتا تھا بے خوف دشنام وہ
ھوا پیش ماموں یہ ذکر ایک روز
وہ بولا خوارج ھیں باقي ھنوز!
اسے جلد لاو مرے روبرو
کروں اس ستمگار سے گفتگو
غرض وہ جفا کار حاضر ھوا
خروج اس کا ماموں پہ ظاھر ھوا
کہا اس سے ماموں نے' تائب ھو تو
صلہ میں ھمارا مصاحب ھو تو
وہ بولا کہ میرا عدو ھے علي
نہ چھوڑوں گا اس کي عداوت کبھي
وہ میرے بزرگوں کا قاتل ھوا
اسي غم سے ٹکڑے مرا دل ھوا
بنا آپ سارے جہاں کا امام
رکھا خارجي سب بزرگوں کا نام

کیا قتل ان کو جو تھے اهل دین
جو اِس سے ملے وہ بنے اهل دین
یہاں سب پہ ہے قصہ نہروان
کہ کیسے کئے ظلم اِس نے وهان
کروں میں علي پر اگر ترک لعن
کریگی مري قوم مجھ پہ طعن
کہیں گے شقي زر کا طامع هوا
جو مامون کا اب جا کے تابع هوا
کیا پھر ناں ترک دین رسول
علي کا محب هو گیا بوالفضول
کہا اِس سے مامون نے اے بے حیا
علي هے وصي رسول خدا
محب علي هے محب نبي
عدوئے علی هے عدوئے نبي
نبي کا جو دشمن هے بے دیں هے وہ
سزا وار توبیخ و نفرین هے وہ
جدائي نبي و علي میں نہیں
برائي نبي و علي میں نہیں
وہ دونوں هیں ایک اور دونوں هیں نیک
تجھے خبط کچھ هوگیا هے ولیک
علي کي عداوت کو سمجھا هے دین
شقي کوئی تجھ سے برابر نہیں
علي کي محبت تو ایمان هے
جو مومن هے سوجي سے قربان هے
غرض پند مامون نے هر چند کي
هوئي پر نہ تاثیر کچھ پند کي

جو دیکھا نصیحت نہیں سود مند
کیا اس ستم گر کو زندان میں بند
غرض دل میں ماموں بہت کھاکے طیش
محل میں ہوا مائل خواب عیش
گئی خواب راحت میں جب نصف شب
تو ماموں نے اک خواب دیکھا عجب
جناب رسول اور جناب علي
حسین و حسن اور اصحاب بھي
ھوئے گھر مین مامون کے رونق فزا
وہ گھر نور حق سے منور ھوا
یہ مامون سے خیرالبشر نے کہا
مرے آگے اِس خارجي کو بلا
ستم گر کو مامون نے حاضر کیا
جو حق تھا پیمبر نے ظاھر کیا
نہ مانا پیمبر کا فرمان بھي
گئي جان بھي اور ایمان بھي
نبي نے کہا قہر سے دور سگ
ھوا سگ وھیں ھو کے ملعون الگ
عدوئے علي مسخ جب ھو گیا
جو حق تھا عیاں اس پہ سب ھوگیا
بہت سا وہ دم ھلایا کیا
جو نہ کچھ کہہ سکا بڑ بڑایا کیا
پیمبر نے ماموں کو فرماں کیا
پھر اس سگ کو محبوس زنداں کیا
گری چرخ سے برق قہر خدا
ھوا خاک جل کر سگ بے حیا

کھلی آنکھ ماموں کی جب خواب سے
کہا سب بیاں اس نے احباب سے
کہ اتنے میں وہ خواب ظاہر ہوا
نگہبان زنداں کا حاضر ہوا
کہا اس نے جس دم گئی نصف شب
گری آج زنداں پہ برق غضب
جو قیدی تھے وہ سب سلامت رہے
نہ چونکے ہم آغوش غفلت رہے
پڑا ہے مگر اک سگ سوختہ
سو آیا ہوں میں حیرت اندوختہ
کہ جو خارجی ذل ہوا تھا اسیر
نہیں آج اس کا نشاں اے امیر
نہ جانے وہ کس طرح باہر گیا
سگ اس کی جگہ کیوں کر اندر گیا
رہا رات بھر در پہ ہشیار میں
ہوا مفت تیرا گنہگار میں
کہا اس سے ماموں نے ڈرتا ہے کیوں
تو ہے بے گنہ عذر کرتا ہے کیوں
اٹھالا سگ سوختہ کو یہاں
کہ ہو سرّ پوشیدہ سب پر عیاں
غرض اس نے اس سگ کو حاضر کیا
یہ سر سب پہ ماموں نے ظاہر کیا

۲۶ در فضائل علی ابن ابی طالب علیہ السلام

اصح ہے حدیث رسول خدا
فضائل علی کے ہیں حد سے سوا

اگر کوئي احصا کرے ہے محال * بس آگاہ ہے خالق ذوالجلال
فضیلت علي کي کرے جو بیاں * گناہ اُس کے معفو ہوں سب بے گماں
خطا یا ی جلي وانسي اگر * کرے گا تو ہوگا نہ کچھ بھي ضرر
فضیلت علي کو لکھے گر کوئي * بلا شبہ آمرزش اس کي ہوئي
نشاں اُس نوشتہ کا ہے جب تلک * دعا مغفرت کي کریں گے ملک
علي کے فضائل کو کوئي بشر * کرے گوش دل سے سماعت اگر
سب اس کے ہیں معفو گناہان گوش * کریں گوش ہوش اپنے وا اہل ہوش
فضائل جو دیکھے کوئي آنکھ سے * ہوئي عفو جو کي بدي آنکھ سے
جو دیکھے محبت سے روئے علي * رکھے یا کوئي دھیان سوئے علي
ویا ذکر حیدر سے مالوف ہو * عبادت میں گویا وہ مصروف ہو
جسے مرتضیٰ سے محبت نہیں * اور اس کے عدو سے عداوت نہیں
نہ ہوگا کبھي اس کا ایماں قبول * جہنم میں جائے گا وہ بوالفضول

۲۷ روایت از حضرت عایشہ

یہ ہے حضرت عائشہ سے خبر * کہ فرماتے تھے شاہ جن و بشر
سب اپني مجالس کي زینت کریں * کہ ذکر جناب ولایت کریں

۲۸ ترجمہ خلاصہ حدیث دیگر

اگر شاخیں اشجار کي ہوں قلم * مداد اس کي خاطر ہوں عالم کے یم
معین ہوں سب جن برائے حساب * مقرر ہوں انسان بہر کتاب
فضائل علي کے یہ ہیں بے شمار * کہ ہو تا قیامت نہ ان سے شمار

۲۹ روایت از ام سلمہ رض

یہ ہے ام سلمہ سے قول نبی
جہاں کوئی کرتا ہے ذکر علی
ملک کرتے ہیں آسماں سے نزول
سماعت کی کرتے ہیں دولت حصول
جو کر چکتے ہیں ذکر شاہ نجف
ملک جاتے ہیں آسماں کی طرف
جو ملتے ہیں ان سے ملایک تمام
توخوشبو سے بھرتے ہیں ان کے مشام
وہ کرتے ہیں حیران ہوکر سوال
کہ کیوں آج خوشبو ہے تم میں کمال
کسی عطر میں ایسی خوشبو نہیں
کسی حور کے ایسے گیسو نہیں
ملک ان کو دیتے ہیں ہنس کر جواب
مقابل ہے کیا اس کے عطر گلاب
گئے تھے بروئے زمین آج ہم
نظر آئے کچھ مرد مومن بہم
وہ کرتے تھے ذکر امیر نجف
وہاں بیٹھے تھے باندھ کر ہم بھی صف
وہ جب تک یہ امذکور کرتے رہے
بہت ہم کو مسرور کرتے رہے
اسی ذکر کا ہے عیاں یہ اثر
کہ آتی ہے خوشبو تمہیں اس قدر
یہ سنتے ہیں جس دم ملائک تمام
تو کہتے ہیں وہ کون سا ہے مقام

تمہیں بھی وہاں لے چلو اپنے ساتھ
کہ آئے یہ نعمت ہمارے بھی ہاتھ
وہ کہتے ہیں ذکر علی تھا جہاں
نہیں ہے کوئی آدمی اب وہاں
ہوئے اپنے کاموں میں مشغول سب
ہوئے اپنے خالق کے مقبول سب

۳۰ ترجمہ حدیث دیگر

زہے قدر داماد خیرالبشر * یہ تھا اکثر ارشاد خیرالبشر
نہیں ہے کوئی عارف اللہ کا * مگر میں ہوں یا تو ہے اے مرتضیٰ
مجھے بھی نہیں جانتا ہے کوئی * ولیکن خدا اور تو یا علی
خدا اور میں جانتا ہوں تجھے * نہیں تیسرا واقف اس راز سے

۳۰ (الف) ترجمہ حدیث دیگر*

سنو اے محبو حدیث صحیح * کہ بیٹھے تھے اک دن رسول فصیح
کسی نے کہا کہا ہیں؟ کیجے بیاں * یہ شمس و قمر زہرہ و فرقدان
نبی نے کہا شمس بے شک ہیں ہم * قمر ہے علی امام امم
مری فاطمہ زہرہ ہے بے گماں * حسین و حسن دونوں ہیں فرقدان
کہا چاروں ہے ساتھ قرآن کا * نہ قرآن سے ہونگے چاروں جدا
رہینگے یونہی متفق یکدگر * یہاں تک کہ پہونچینگے یہ حوض پر
نظر سے جو پوشیدہ ہو آفتاب * تو عالم ہو مستفید ماہتاب
نظر سے جو مہتاب بھی ہو نہاں * زمانہ ہو مستفیض فرقدان

---

* مخطوطہ میں یہ عنوان نہیں ہے ۔

۳۱ اخبار از ائمه اطهار علیهم السلام

پیمبر هے میزان علم خدا * امیر عرب کفه میزان کا
خیوط ترازو حسین و حسن * علاقه هے بنت رسول زمن
که اعمال احباب واعدا تمام * تلا کرتے هیں اس میں هر صبح و شام

۳۲ در فضائل علي مرتضیٰ علیه السلام

خدا کا هے حاضر کلام مبین * که هے اس میں کونوا مع الصادقین
ائمه سے وارد هوا یه کلام * که هیں صادقین آل خیر الانام
علي ولي ان کا سردار هے * علوم خدا سے خبردار هے
بیان الذي جاء بالصدق کا * مفسر رقم کرتے هیں جا بجا
درر جو سیوطي کي تفسیر هے * یه مضمون صاف اس میں تحریر هے
که مقصود اس سے هے شیر خدا * وهي هے بڑا صاحب اتقا
بروے کلام جهان آفرین * هوا مرتضي صالح المومنین
سمجھو اور هو دل میں شاد * که هوتا هے اس آیه سے مستفاد
فقط هیں مددگار و یار نبي * خدا اور روح الامین اور علی
کهے جبکه خیر البشر یه خدا * که کیوں سب سے بهتر هو پهر مرتضي

۳۳ روایت از حضرت عائشه صدیقه

یه هے حضرت عائشه سے کلام * که فرماتے تھے مجھ سے خیر الانام
مرے بعد هونگے خوارج شقي * کهینگے بهت آپ کو متقي
رهینگے بهت صرف صوم و صلات * بظاهر وه هونگے حمیده صفات
مگر کافروں سے هیں باطن میں بد * نهیں ان کے کفر و شقاوت کی حد

کریگا انہیں قتل دیندار ایک * وہ ہوگا سری ساری امت سے نیک
کہا میں نے وہ کون ہے یا نبی * نبی نے کہا ہے وہ میرا ولی
خدا نے کہا ہے جسے بو تراب * ومن عندہ قبل ام الکتاب

۳۴ روایت از صحیح ترمذی

عزیزو جو ہے ترمذی کی صحیح * یہ وارد ہے اس میں صریح
کہ تھا مرغ بریاں حضور نبی * پکا تھا نہایت لذیذ وطری
مگر اس کو کرتے نہ تھے نوش جان * یہ فرماتے تھے اے خدائے جہان
خلایق میں جو ہے ترا دوست تر * مرے پاس جلد ہو اس کا گذر
کہ کھائے مرے ساتھ اس مرغ کو * لگائے وہ ہاتھ اس مرغ کو
کہ وارد ہوئے مرتضی ناگہان * کیا دونوں نے مرغ کو نوش جان

۳۵ روایت از جابر

روایت ہے جابر سے اے مومنو * فرحناک ہو گوش دل سے سنو
علی نے اکھاڑا جو خیبر کا در * نہایت ہوئے شاہ خیر البشر
لگے کہنے سردار پیغمبران * میں کرتا مراتب ترے کچھ بیان
ولے خوف مجھ کو یہ ہے یا علی * کہ سن کر نہ ہو جائے کافر کوئی
نصاری کو عیسی پہ ہے جو گماں * نہ تجھ پر بھی ہو وہ کسی کو گمان
سزاوار ہے اے امیر امم * کہ لے ہر کوئی تیری خاک قدم
طلب اس سے مرضی کریں سب شفا * یقین ہے کہ ہر درد کی ہو دوا
تو مجھ سے میں تجھ سے ہوں یا مرتضی * تو وارث مرا میں ہوں وارث ترا
میں موسی ہوں ہارون ہے تو بالیقین * نبوت مگر بعد میرے نہیں

کسي کو نهين تجهه په سبقت کبهي * عيان هوچکي تيري عزت ابهي
ترا هوگا کوثر په اول گذر * ترے بعد پهونچينگے سارے بشر
ترا خلد مين هوچکے گا نزول * تو بعد اوروں کو اذن هوگا حصول
احبا ترے منبر نور پر * برنگ قمر آئينگے سب نظر
يهان يا علي جسکو تجهه سے هے جنگ * قيامت تلک اسکو مجهه سے هے جنگ
بهٔ دل يا علي جسنے کي تجهه سے صلح * قيامت تلک اسکو هے مجهه سے صلح
ترا راز جو هے مرا راز هے * مرا توهي يار اور دمساز هے
پسر هين جو تيرے وهي ميرے پسر * تو هے ميري تيغ اور ميري سپر
ترے ساتهه حق حق کے توساتهه هے * شفاعت امم کي ترے هاتهه هے
مرے وعدوں کو تو کريگا وفا * سهے گا بهت دشمنوں کي جفا
ترے چشم وقلب وزبان پر هے حق * نهين اس مين شک تو سراسر هے حق
هے ايمان ترے گوشت مين مثل خون * کمالات تيرے هين حد سے فزون
بهت سن کے شادان هوئے مرتضي * کيا سجده شکر خالق ادا
لگے کهنے شکر اے خدائے جهان! * کيا هے مجهے داخل مومنان
مجهے تو نے ايمان کامل ديا * مجهے راست بون ديده دل ديا
مجهے تونے تعليم قرآن کيا * مجهے صاحب سيف و برهان کيا
ترا هے جو محبوب ختم رسل * شفيع امم حاکم جزو و کل
نهايت هي وه مجهه سے مالوف هے * مري تربيت مين وه مصروف هے

۳۱ در بيان مواخات

سنو اے مطيعان خيرالورا * مواخات کا اب کهون ماجرا
نبي نے نه چاها که اصحاب مين * مواخات بهر محبت کرين
برادر کيا ايک کو ايک کا * مگر ره گئے ايک شير خدا

علي ولي پیغمبر خیرالبشر * کئے سن کے یہ ماجرا چشم تر
یہ کی عرض یا اشرف انبیا * کسی کا برادر کسی کو کہا
مگرمیں ہی اخوت کے لایق نہ تھا * کسی کی محبت کے لایق نہ تھا
کہا مصطفیٰ نے کہ یا مرتضیٰ * ترا بھائی میں تو ہے بھائی مرا
کوئی ان میں تیری برابر نہیں * سوا میرے تیرا برادر نہیں
تومجھسے میں تجھسے ہوں یاعلي * اخوت میں کس سے کروں یاعلي
عدو تیرا قارون ہے یا علي * میں موسي تو ہارون ہے یاعلي
ازل سے برادر ہیں ہم اور تم * خدائي کے مظہرہیں ہم اورتم
تو ہے یا علي میرا اسرار داں * عیاں جو ہے مجھپر ہے تجھپر عیاں
خدا کا ہے تو رازدان یا علي * زمانہ میں تجھ ساکہاں یاعلي
تومیراحبیب اورمیں تیراحبیب * بھلا کس کو دولت ہوئي یہ نصیب

۳۷ ایضاً در فضائل امیرالمومنین

روایت ہے تھے نزع میں جب علي * تو لیٹے ہوئے تھے علي ولي
علي سے نبي کہتے تھے اپنے راز * ہر اک علم سے کرتے تھے سرفراز
یہاں تک کہ جنت کے عازم ہوئے * علي علم عالم کے عالم ہوئے
نہ جب تک کیا عزم فردوس کا * تھے اک جامہ میں احمد و مرتضیٰ

۳۸ ایضاً در فضائل

جو مسجد میں تھا بند وہ در ہوا * نہ مسدود اک باب حیدر ہو
صحابہ کو جب یہ ہوا ناگوار * مکدر ہوا نایب کردگا
کہا جاکے منبر پہ خطبہ شروع * کہا اہل مسجد کي جانب رجوع

کہا بعد حمد و ثنائے خدا * سنو دل سے اے بندہائے خدا
خدا نے کہا کر ہر اک در کو بند * ولیکن نہ کر باب حیدر کو بند
یہ تھا حکم خالق سے حکم نبی * نہ مسجد میں آئے جنب جز علی
غضبناک ہوتے تھے جس دم نبی * کوئی بات کرتا نہ تھا جز علی

۳۹ ترجمہ حدیث دیگر

ہوا جب پیمبر کو حکم خدا * کہ ہو عقد کرار و خیر النسا
ہوے سن کے شادان و فرحان رسول * دئیے کہنے زہرا سے سن اے بتول
خدا نے ترا عقد اس سے کیا * جو عالم میں ہے سید اوصیا
کوئی آج اس کی برابر نہیں * کوئی اس قدر میرا یاور نہیں
ہر اک علم کا آج عالم ہے وہ * نیستان خالق کا ضیغم ہے وہ
تجھے سب میں رکھتا ہوں جیسا عزیز * وہ ضیغم بھی مجھ کو ہے ویسا عزیز

میری جان اور جان اس کی ہے ایک
وہ ہے نیک اور والدین اس کے نیک

۴۰ ترجمہ حدیث دیگر

زمان وفات آگیا جب قریب * یہ کہتا تھا سب سے خدا کا حبیب
پر آشوب ہوگا جہاں میرے بعد * بہت ہونگے فتنے عیاں میرے بعد
نہ ایمان باقی رہیگا نہ دین * کریگا ہر اک ترک حبل المتین
جو چاہے کہ ایمان قایم رہے * وہ شیر خدا کا ملازم رہے

(کہ ساتھ اس کے حق ہے یہ ہے حق کے ساتھ
ہدایت زمانہ کی ہے اس کے ہاتھ)*

---

*یہ شعر صرف مخطوطہ میں ہے

۴۱ روایت از عمار یاسر

روایت یہ ہے جمع اخبار سے * پیمبر یہ کہتے تھے عمار سے
اسی راہ چلیو تو اے باوفا * اکیلا چلے جس طرف مرتضی
مخالف علی کے جو آئیں نظر * نہ چلیو کبھی ان کی تو راہ پر
چلیں گے وہ یعنی ضلالت کی راہ * کریں ساتھ اپنے نہ تجھ کو تباہ
علی ہے بحق اور حق با علی * جدائی نہیں تا قیامت کبھی
علی اور قرآں ہیں دونوں بہم * نہ ہوں گے جدا حشر تک ایکدم
پھرے جس طرف حیدر مرتضی * اسی سمت حق بھی پھرے یا خدا

۴۲ ترجمہ حدیث دیگر

یہ کہتے تھے اکثر رسول خدا * مشابہ مسیحا سے ہے مرتضی
یہودی مسیحا کے جو تھے عدو * تو کرتے تھے بہتان کی گفتگو
وفور محبت نصاری کو تھا * کہا کرتے تھے اس کو ابن خدا
وہ دونو سیہ کار کافر ہوئے * سزاوار تعذیب قاہر ہوئے
جو مفرط علی کی محبت میں ہیں * بلاشبہ راہ شقاوت میں ہیں
علی ولی سے جو بدظن ہوئے * رسول خدا کے وہ دشمن ہوئے
کسی نے جو حیدر کو دشنام دی * تو گویا پیمبر کو دشنام دی

۴۳ ایضاً در فضائل

بیاں کرتے تھے سید انبیا * صحابہ سے گر حال معراج کا
یہ کہتے تھے تھا بس کہ مشتاق عرش * نظر میرے کی جانب ساق عرش
یہ لکھا تھا اس پر رسول خدا * مؤید ہے منصور بالہر تضی

۴۴ روایت از نہج البلاغۃ

یہ نہج البلاغۃ میں مرقوم ہے * جو تھی علم میں ان کو معلوم ہے
فصیح و بلیغ ایسے تھے مرتضیٰ * کہ کوئی نہ تھا اور جز مصطفیٰ
جو کرتا وہ اپنے فضائل بیان * تو حیران رہ جاتے اہل جہاں
جو سنتے تھے اس کا بیان فصیح * خجل ہوتے تھے شاعران فصیح
عرب کے فصیحوں کی کیا تھی مجال * کہ کرسکتے پیش علی قیل و قال
علی کو محبت مساکین سے تھی * بہت نفرت ارباب تزئین سے تھی
غریبوں کی خدمت کیا کرتے تھے * نہایت محبت کیا کرتے تھے
کسی دم عبادت سے فرصت نہ تھی * کسی دم ریاضت سے فرصت نہ تھی
نہایت موقر تھے مرتاض تھے * جو تھے تن پرست ان سے ناراض تھے
جہاں میں تھے مشہور شیر خدا * کثیر العبادت قلیل الغذا
بہت رہتے تھے مرتضیٰ روزہ دار * نہایت بدن ہوگیا تھا نزار
نمازیں کیا کرتے تھے رات بھر * کسی کو نہ ہوتی تھی لیکن خبر
بہت دل میں تھا خوف پروردگار * نمازوں میں رویا کئے زار زار
نہ پہنا کسی روز عمدہ لباس * نہ رکھا کبھی مال و زر اپنے پاس
تھے ہر چند دونوں جہاں کے امیر * بسر کی پر اوقات مثل فقیر
بہت ان کو محبوب تھی نان جو * کرم کرتے تھے رکھ کے کپڑے گرو
امیر عرب گرچہ معصوم تھا * ولیکن گناہوں سے مغموم تھا
کہا کرتے تھے آپ کو زشت کار * قیامت کا تھا خوف لیل و نہار
خدائے احد کا بڑا خوف تھا * فشار لحد کا بڑا خوف تھا
عذاب خدا سے لرزتے تھے وہ * حساب خدا سے لرزتے تھے وہ
نہ تھے اپنے اعمال سے مطمئن * طلب کرتے تھے مغفرت رات دن

ڈرا کرتے تھے موت کے روز سے * ڈرا کرتے تھے نار کے سوز سے
علي کو نہ تھا کچھ بھي دنیا سے کام * فقط اُن کو تھا کار عقبیٰ سے کام
رہے یوں جہاں میں جناب علی * سفر پر ہو آمادہ جیسے کوئي
کیا مرتضیٰ نے جو تعمیر گھر * رہے منتظر مرگ کے عمر بھر
ذرا دیکھنا زہد سردار قوم * کف دست جو بھر افطار صوم
یہ تھا حکم جو کو نہ تدھیں کریں * نہ خرما سے زنہار شیریں کریں
بہت ذوق تھا ترک لذات کا * بہت شوق تھا نفي واثبات کا
رہا کرتے تھے دوست دشمن سے صاف * گنہ کرتے تھے ہر کسي کے معاف
ولیکن تھے جاري حدود خدا * کہ اس امر سے امر حق ہے جدا
علي تھے نہایت ہي عالم نواز * اٹھاتے تھے ہر دوست دشمن کے ناز
سمجھتے تھے ہر اک سے کم آپ کو * فزوں عجز تھا دم بہ دم آپ کو
ہوے خاکسار اس قدر وہ جناب * کہ آخر لقب ہو گیا بوتراب
فقط خاک پر کیوں نہ سوتا علي * نہ تھا شیر قالیں وہ شیر جري

علیک السلام اے علي ولي
علیک السلام اے وصي نبي

شرح مغلقات

ادینہ - جمعہ
ابوالوحش - جنس جانور کا باپ
احصا - حصر کرنا -
اسناد مرفوع - روایت حدیث کی سند کا اعلیٰ طریقہ
اصح - بہت زیادہ صحیح -
اصل - جڑ
اصنام - جمع صنم بمعنی بت
اضطراراً نہ تھا کچھ ضرر - مجبوری کے باعث مضائقہ نہ تھا -
انی سقیم - اشارہ بایہ کریمہ (۳۷، ۸۷ - صافات ع ۳) یعنی ابراہیم خلیل اللہ نے بت خانہ جانے سے یہ کہہ کر انکار کیا تھا کہ میں بیمار ہوں -
باین طلاق - وہ طلاق جس میں بغیر نکاح کے زوجہ کو رجوع نہیں کر سکتا -
بدیع السموات والارض - آسمانوں اور زمین کا ایجاد کرنے والا -
بذرگر - کاشتکار - کسان
بسیط وہ اشیا جو ناقابل تجزی ہوں
بوقبیس - مکہ کا ایک پہاڑ
تدھین - روغنی کرنا

تہامہ - مکہ
جنگ جناں - اشارہ بہ جنگ بیرالالم
چپ... بقول' داھنی اور بائیں طرف حسین و حسن تھے جو نور عین رسول تھے اور بیچ میں حضرت فاطمہ کے شوہر تھے -
حدوث - کسی چیز کا عدم سے وجود میں آنا
خیرالنسا - لقب حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا -
خیوط - جمع خیط تورا
دال - دلالت کرنے والا
درر - سیوطی کی تفسیر در منثور کا غلط نام -
دریائے موج بمعنی دریائے مواج لہریں لینے والا دریا -
دعاے درنگ غلط، صحیح دعا بے درنگ
ذکر محو عبادات - غالباً صحیح یوں ہے (محو ذکر و عبادات) -
رمان - انار
زیادہ رگ جاں سے نزدیک ہے - اشارہ بایہ کریمہ نحن اقرب الیہ من حبل الورید (۵۰ - ۱۵ ق ع ۲) ھم

انسان کی شہ رگ سے زیادہ
قریب ہیں -
سب - دشنام دہی - گالی دینا
شحم - چربی
صحف جمع صحیفہ بمعنی
کتاب ہے اصطلاح میں
ان کتابوں کو کہتے ہیں
جو بعض انبیا پر نازل ہوئیں
صفا - نام ایک پہاڑ کا جو
مکہ سے تین میل کے
فاصلہ پر ہے -
طیلسان - ایک قسم کی چادر
جس کو خطیب و قاضی
کاندھوں پر ڈالتے ہیں
علاقہ - ترازو کی ڈنڈی
علی - بلند - نام حضرت علی
مرتضی کرم اللہ وجہہ - نام
باری تعالی عز اسمہ
علی کل شی محیط - اشارہ بآیہ
کریمہ (۱۴ - ۳۴ حم السجدہ
ع ۶) صحیح لفظ بکل شی
محیط ہے - (اللہ) ہر چیز
کو گھیرے ہوئے ہے -
فرع - شاخ
فرقدان - قطب کے پاس کے دو ستارے
فطوبی لہ - پس خوش خبری
ہے اس کو -
قد افلح المومنون ... خاشعون -
اشارہ بہ سورہ ۲۳ یعنی
مومنین فلاح پا گئے -
قدم - وہ زمانہ لامتناہی
جس کی ابتدا نہ ہو -
قرن - مدت تیس سال
کالانبیا - اشارہ بہ حدیث علماء
امتی کانبیاء بنی اسرائیل
یعنی میری امت کے علماء
بنی اسرائیل کے نبیوں کی
مانند ہیں -
کفہ - پلڑا - ترازو کا پلہ
کونوا مع الصادقین - (توبہ - ۱۵ / ۱۲۰ - ۹)
رہو سچوں کے ساتھ -
لآلی - جمع لولو بمعنی موتی -
لافتی - اشارہ بہ مصرع مشہور
لافتی الا علی لا سیف
الا ذوالفقار یعنی کوئی جوان
(بہادر) نہیں بجز علی کے
اور نہ تلوار بجز ذوالفقار کے
(نام تیغ امیر)
لحم - گوشت
لو کشف - اشارہ بقول حضرت
امیر - جس کے معنی یہ ہیں
کہ اگر پردہ بھی اٹھ جائے
تو میرا یقین زیادہ نہ ہو -
کیونکہ اس سے ماورا یقین
کا درجہ ہی نہیں -
ما فی الصدور - جو کچھ سینوں
میں ہے یعنی دلوں کے حال -

محمد سے لے تا محمد، اول نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم و ثانی نام مہدی علیہ السلام

مضحن - خندہ کرنے والا

مداد - روشنائی

مرضی جمع مریض بمعنی بیمار

مرکب وہ اشیا جو چند چیزوں سے مل کر بنیں

مسترشد - ہدایت حاصل کرنے والا

معفو - بخشا ہوا

مفرط - زیادتی کرنے والے - حد سے بڑھنے والے -

ممکنات - جمع ممکن، وہ ذات جس کا عدم وجود ضروری نہو

منقادہ - اطاعت گزار

مواخات - بھائی چارہ کرنا - ہجرت کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم نے افراد مہاجرین کا افراد انصار سے بھائی چارہ کرا دیا تھا

موید ہے منصور بالمرتضی - تائید اور نصرت علی کرم اللہ وجہہ سے ہوگی -

میزان - ترازو

نعماے - جمع نعمت

نفی و اثبات - کلمہ لا الہ الا اللہ کا ورد چونکہ اس کا پہلا جزو نفی ہے اور دوسرا اثبات - صوفیہ اس کی ضرب لگاتے ہیں -

نہروان - نام مقام جہاں پر حضرت علی مرتضی نے لشکر خوارج کو شکست دی،

واجب وہ ذات جس کا وجود ہمیشہ لازم ہو -

و املی لھم ان کیدی متین - (۷ - ۱۸۲ اعراف ع ۲۳ و ۶۸ - ۴۵ قلم ۲) اور تاخیل دونگا میں ان کو بیشک میری تدبیر مضبوط ہے -

ولم یولد اور لم یلد - نہ وہ جنا گیا نہ اس نے کسی کو جنا

ہر اک بت لگا ٹوٹنے مثل مست - یعنی نشہ کی اثار حالت میں شراب خوار کا بدن ٹوٹتا ہے اسی طرح بت ٹوٹنے لگے

ہزبر - شیر، ہزبر خدا - شیر خدا لقب حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

ہل اتی - سورۃ نمبر ۷۶

ہیجا - لڑائی -

یداللہ - لقب علی مرتضی کرم اللہ وجہہ

سلسلہ مصنفین اردو

(س م ا)

جس طرح یوروپ والون نے اپنے مصنفین کے نام کو باقی رکھا ہے وہ قابل رشک ہے، وہان کے ایک ایک مصنف کی متعدد سوانح عمریان مل سکتی ہیں، مگر اردو بیچاری اس شرف سے محروم ہے اس وجہ سے میرا ارادہ یہ ہے کہ مصنفین اردو کی علیحدہ علیحدہ سوانح عمریان تیار کی جائین اور اس سلسلہ کی کتابوں کو سلسلہ مصنفین اردو (س م ا) سے نامزد کیا جائے اس سلسلہ مین شیخ ناسخ کی سوانح عمری تیار ہے اور عنقریب شایع ہو کر دیدہ زیب ناظرین ہو گی اس کے بعد سودا، میر، غالب، مصحفی، امیر، محسن، میر امن، شبلی، حالی، آزاد وغیرہ کی سوانح عمریاں شائع کی جائین گی اور یہ کل کتابیں کتابستان الہ آباد سے ملینگی۔

حبیب اللہ خاں غضنفر

کتابستان
کی
زیر طبع کتابیں

۱ - ارجوزۂ فیروزآبادی (صاحب قاموس) مسٹر غضنفر ایم اے -
۲ - دفتر شعر یا دیوان ناسخ سوم، مسٹر غضنفر ایم اے -
۳ - مثنوی قران السعدین (امیر خسرو رح) - ڈاکٹر محمد بذل الرحمن ایم - اے - پی - ایچ - ڈی -
۴ - مثنویات ناصرعلی سرہندی - پروفیسر محمد نعیم الرحمن، ایم - اے -
۵ - قرآن مجید - (ترجمہ اُردو) مرزا ابوالفضل -
۶ - قرآن مجید - (ترجمہ ہندی) - مرزا ابوالفضل -
۷ - سوانح عذرا یا بنت الحکمت - مولوی محمد خلیل الرحمن -
۸ - تحفۃ المجاہدین (پرتگیزوں کے ہندوستان میں آنے کی تاریخ) مولوی محمد خلیل الرحمن -
۹ - بچوں کے کھیل - مولوی محمد خلیل الرحمن -
۱۰ - اساس عربی (قواعد عربی)— مولوی محمد خلیل الرحمن -
۱۱ - نفسیات خواب - پروفیسر محمد ولی الرحمن، ایم - اے
۱۲ - کانٹ - پروفیسر محمد ولی الرحمن ایم - اے -

Printed by H. U. Ahmad at the Royal Press Allahabad.